https://www.ashrafia.net

ماھنامہ
اَلاشرف
کراچی
مارچ ۲۰۲۴ء
Reg. # MC 742
Web: www.ashrafia.net

بیادگارِ امام العارفین زبدۃ الصالحین حضرت غوث العالم
محبوبِ یزدانی مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ

رمضان مبارک

- درسِ قرآن
- درسِ حدیث
- جانِ ایمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- "فضائلِ رمضان" احادیث کی روشنی میں...
- فضیلتِ شبِ قدر
- میدانِ بدر میں خدا پرستوں کا لشکر

بانی: اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید محمد اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ

ماھنامہ

الاشرف کراچی

اسلامی تعلیمات اور روحانی اقدار کا علمبردار
پاکستان میں سلسلہ اشرفیہ کا واحد ترجمان

اے اشرف زماں زمانہ مدد نما
درہائے بستہ را زکلید کرم کشا

(رجسٹرڈ نمبر MC 742)

رمضان المبارک ۱۴۴۵ھ مارچ ۲۰۲۴ء جلد نمبر ۴۵ شمارہ نمبر ۳

بیاد گار بزرگان محترم

غوث العالم تارک السلطنت محبوبِ یزدانی حضرت مخدوم میر اوحدالدین سلطان
سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ

قطبِ ربانی حضرت ابومخدوم شاہ
سید محمد طاہر اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ

بانی

اشرف المشائخ حضرت ابومحمد شاہ
سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہ

روحانی سرپرست

قائد ملت حضرت علامہ
سید محمود اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ سرکار کلاں کچھوچھہ شریف امبیڈکر نگر (بھارت)

ایڈیٹر

ابوالمکرّم ڈاکٹر **سید محمد اشرف** جیلانی
سجادہ نشین
درگاہ عالیہ اشرفیہ، اشرف آباد، فردوس کالونی، کراچی

سب ایڈیٹر

صاحبزادہ **حکیم سید اشرف** جیلانی

فون نمبر:
0321-9258811
021-36600676

مقامِ اشاعت
درگاہ عالیہ اشرفیہ اشرف آباد فردوس کالونی، کراچی۔ 74600

قیمت =/40 روپے
سالانہ =/400 روپے

نگراں انتظامی امور : سید محبوب اشرف جیلانی
مشاورت : سید اعراف اشرف جیلانی

پروف ریڈر
مولانا عرفان اشرفی
مقصود اویسی / نعمان اشرفی

ڈیزائننگ اینڈ کمپوزنگ
محمد ابراہیم اشرفی
محمد اجواد عطاری

سرکولیشن
محمد بلال اشرفی / محمد قدیر اشرفی
محمد ثاقب اشرفی

پرنٹر و پبلیشر : ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی نے الاشرف آفسٹ پرنٹنگ پریس، ناظم آباد سے چھپوا کر شائع کیا

https://www.ashrafia.net

اس شمارے میں

حمد ونعت	جناب پروفیسر عابد میر سلطانی صاحب، جناب کیف اکبرآبادی صاحب	3
آغازِ گفتگو	ایڈیٹر	5
درسِ قرآن	حضرت علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ	6
درسِ حدیث	حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ	10
جانِ ایمان ﷺ	جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب	12
"فضائلِ رمضان" احادیث کی روشنی میں...	حضرت اشرف المشائخ ابومحمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی قدس سرہٗ	15
معجزاتِ نبوی ﷺ کا ذکر قرآنِ مقدس میں...	حضرت مولانا حافظ مشیر احمد دہلوی علیہ الرحمہ	18
دعوتِ فکر... ادب برائے زندگی	جناب عارف دہلوی (مرحوم)	20
فضیلتِ شبِ قدر	حضرت علامہ پیر سید محفوظ الحق شاہ صاحب علیہ الرحمہ	21
تبصرہ	صاحبزادہ سید اظہار اشرف جیلانی	24
میدانِ بدر میں خدا پرستوں کا لشکر	جناب عبدالمصطفیٰ اشرفی	27
حضرت حکیم سید اشفاق احمد اشرفی الجیلانی المعروف اشو میاں دہلوی علیہ الرحمہ	ابوالحسین حکیم سید اشرف جیلانی	31
فقہی سوالات کے جوابات.. (روزے، تراویح اور اعتکاف)	حضرت علامہ مفتی سعید احمد اشرفی دامت برکاتہم العالیہ	34
روزہ طبی نقطۂ نظر سے...	شہید پاکستان جناب حکیم محمد سعید صاحب	42
الاشرف نیوز	صاحبزادہ سید صابر اشرف جیلانی	45

https://www.ashrafia.net

باری تعالیٰ

حمد

جناب پروفیسر عابد میر سلطانی صاحب

تو رحیم ہے تو کریم ہے تری شان سب سے عظیم ہے
تو ہی اول ہے تو ہی آخر ہے تو ہمیشہ سے قدیم ہے

تری شان اِنّا خَلَقنَا ہے تو ہی سب کا پالنہار ہے
تو ہی خالق ہے تو ہی مالک ہے تو ہی رب ہے تو ہی رحیم ہے

تری صنعتوں کا شمار کیا یہ چمن میں رنگ بہار کیا
تو ہی خالق گل و غنچہ ہے تو چمن میں موج نسیم ہے

یہ فلک ملک، یہ چمک دمک، یہ چہک مہک، یہ لہک دہک
تری قدرتوں کے ہیں سب نشاں تو مصور ہے تو حکیم ہے

ترا لطف مؤمنوں پر ہی نہیں وہ تو منکروں پہ بھی عام ہے
یہ ہے شان عفو خطا تری کہ ہر اک پہ لطف عمیم ہے

ترا بندہ عاجز و ناتواں میں ہوں تیرا عابدؔ خستہ جاں
تری حمد لکھ سکوں میں کہاں یہ کرم ترا اے کریم ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتِ رسول

جناب کیفؔ اکبر آبادی صاحب

جس کو محبوبِ ربِ حرم مل گیا
وہ خدا سے خدا کی قسم مل گیا

جس کو دامانِ شاہِ اُمم مل گیا
اس کو ظل غلاف حرم مل گیا

آستان محمد پہ رکھ کر جبیں
جو بھی مانگا خدا کی قسم مل گیا

یا محمد ﷺ بھٹکتی ہوئی زیست کو
آپ سا رہبر محترم مل گیا

اور کیا چاہیے اب تجھے اے جبیں
تیرے سجدوں کو نقش قدم مل گیا

حمد کے بعد لکھ کیفؔ نعت نبی ﷺ
محرم راز لوح و قلم مل گیا

https://www.ashrafia.net

آغازِ گفتگو

ایڈیٹر

رمضان المبارک اپنی رحمتوں اور برکتوں کے ساتھ عنقریب ہم پر سایہ فگن ہونے والا ہے۔ جب یہ رسالہ آپ کے ہاتھوں تک پہنچے گا تو رمضان المبارک ہم سب سایہ فگن ہو چکا ہوگا۔ ایسا مبارک اور مقدس مہینہ جس میں ہر عمل کا ثواب دگنا کر دیا جاتا ہے۔ نوافل کا ثواب فرائض کے برابر اور فرائض کا ثواب اس سے بھی زیادہ۔ ہمیں چاہیے کہ اس ماہِ مبارک کے ہر ہر لمحے کو عبادت و ریاضت سے مزین کرتے ہوئے گزاریں۔ لہب ولعاب، کھیل تماشہ اور کسی بھی غلط کام میں اپنے وقت کو ضائع نہ کریں اور کوشش کریں کہ اس کے ہر ہر لمحے اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں، توبہ کریں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور وہ کام کریں جس کا ثواب ہمیں دگنا حاصل ہو۔

اس ماہِ مبارک میں جو سب سے پہلا عمل کیا جاتا ہے وہ ہے **"تراویح"**، تراویح رمضان کی زینت ہے، تراویح رمضان کی شان ہے، تراویح رمضان کی پہچان ہے۔ چاند دیکھتے ہی یہ عمل شروع ہو جاتا ہے اور سب کے قدم مساجد کی طرف اُٹھنے لگتے ہیں۔ حقیقتِ حال یہی ہے کہ اگر تراویح کو رمضان سے نکال دیا جائے تو اس کی شان ہی ختم ہو جائے گی، کثرت کے ساتھ قرآنِ مجید پڑھا جاتا ہے اور اسی لیے قرآنِ کریم حفظ کیا جاتا ہے کہ جو بھی حافظ ہوگا وہ تراویح میں قرآنِ پاک پڑھائے گا اگر تراویح نہ ہوتی تو ہوسکتا ہے کہ حفاظِ کرام ہی نہ ہوتے جب یہ ماہِ مبارک شروع ہوتا ہے تو کثرت کے ساتھ کلامِ پاک کی تلاوت کی جاتی ہے۔ کوئی صبح پڑھتا ہے تو کوئی دوپہر کو، کوئی شام کو، کوئی رات کو، حفاظ کرام آپس میں دور کرتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اس ماہِ مبارک کو کثرت کے ساتھ تلاوتِ قرآن کر کے گزاریں اسی میں فلاح ہے اور اسی میں کامیابی ہے۔

دوسرا عمل اس ماہِ مبارک میں روزہ رکھنا ہے۔ روزہ ہر مسلمان عاقل، بالغ، مرد و عورت پر فرض ہے۔ بغیر کسی عذرِ شرعی کے جان بوجھ کر روزہ چھوڑنا یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم کوشش کریں کہ اس ماہِ مبارک میں پورے روزے رکھیں اس کے بعد آخری عشرے میں جو طاق راتیں ہیں ان تمام راتوں کو جاگ کر عبادت کرتے ہوئے گزاریں۔ اس لیے کہ ہمیں نہیں پتا کہ یہ ماہِ مبارک آئندہ سال ہمیں نصیب ہو یا نہ ہو کتنے

https://www.ashrafia.net

حضرات تھے جو ہمارے ساتھ تھے اور اس سال نہیں ہیں اور کتنے ہیں جو اس سال ہیں آئندہ نہ ہوں، ہمیں اپنا بھی نہیں پتا۔ یہ مبارک مقدس مہینہ ہماری زندگی میں ایک بار پھر آرہا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اس مبارک مہینے میں عبادت و ریاضت کریں رمضان المبارک کا مہینہ نہ جانے اپنے اندر کتنے انوار و برکات لے کر آرہا ہے تو اس لیے ان طاق راتوں میں عبادت و ریاضت اور مجاہدہ کریں، نوافل و استغفار پڑھیں اور جو وظائف بتائے گئے ہیں اُن وظائف کو پابندی کے ساتھ پڑھیں۔

آخری طاق راتوں میں اگر ۴۰ نوافل ہر رات میں پڑھ لیے جائیں تو بہت بہتر ہے۔ اسی طرح بزگوں نے فرمایا کہ: ''ان راتوں میں ۱۰۰۰ مرتبہ استغفار پڑھ لیا جائے'' یعنی یہ جتنی بھی طاق راتیں آرہی ہیں اگر ان میں ۱۰۰۰ مرتبہ استغفار پڑھیں اور اس کے بعد اپنے گناہوں پر نظر کرتے ہوئے سچے دل سے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کریں تو پھر دیکھیں کہ اللہ کس طرح اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرماتا ہے اور اس کی رحمت سے اُمید ہے کہ وہ اپنے حبیبِ پاک ﷺ کے صدقے میں قبول و منظور فرمائے گا اور ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے گا۔ ہمیں چاہیے کہ اس ماہِ مبارک میں کوئی لمحہ ضائع نہ کریں اور کوشش کریں کہ اس ماہِ مبارک میں کم از کم ایک کلام پاک ضرور مکمل کریں۔

اس ماہِ مبارک کے فیوض و برکات کو حاصل کرنے کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ ابھی ماہِ مبارک شروع نہیں ہوا ابھی سے آپ یہ عہد کرلیں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ پورے رمضان تراویح پڑھوں گا، پورے روزے رکھوں گا، اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو آخری عشرے کا اعتکاف بھی کروں گا۔ ابھی سے آپ نیت کرلیں تو ابھی سے ثواب ملنا شروع ہوجائے گا اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی مدد شاملِ حال ہوگی اور ہم اس عمل کو کر بھی سکیں گے۔

ہمیں اس بات کو پیش نظر رکھنا چاہیے اور رمضان المبارک میں اپنے اوقات کو ترتیب دینا چاہیے کہ کس وقت ہمیں کیا کام کرنا ہے۔ کاروبار بھی کرلیں، جاب پہ جانا ہو تو وہاں بھی چلے جائیں گھر کی ذمہ داریاں بھی پوری کرلیں اور ساتھ میں عبادت و ریاضت بھی کرلیں لیکن یاد رکھیں کہ کوئی بھی وقت فضول باتوں میں، فضول کاموں میں، لہب ولعب میں، کھیل تماشوں میں گھومنے پھرنے میں، ان تمام چیزوں میں کوئی بھی لمحہ ضائع نہ کریں بلکہ اپنے اوقات کو ترتیب دے کر کہ کس وقت تلاوتِ قرآن کرنی ہے، کس وقت نوافل پڑھنے ہیں، کس وقت دعائے حزب البحر پڑھنی ہے، کس وقت دلائل الخیرات پڑھنی ہے، جو جو بھی آپ کے معمولات ہیں اور آپ کے شیوخ نے آپ کو بتائے ہیں۔ آپ کو چاہیے کہ ان کو ترتیب دے کر وقت پر ادا کریں، اس طرح پورا مہینہ ان شاء اللہ عبادت میں گزرے گا دنیاوی کام بھی ہوجائیں گے، دینی کام بھی ہوجائیں گے، اس ماہِ مبارک میں جتنی بھی چیزیں ہیں وہ ساری ہم پوری کرسکیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس ماہِ مبارک کے پورے پورے فیوض و برکات سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ایڈیٹر

https://www.ashrafia.net

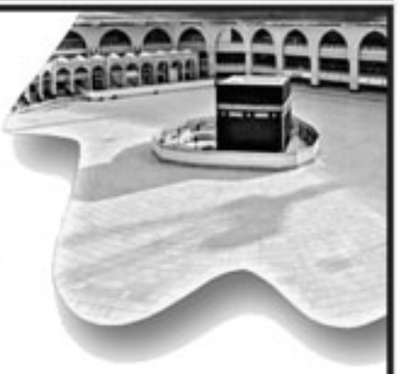

درسِ قرآن

حضرت علامہ ابو الحسنات سید محمد احمد قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ

پارہ نمبر ۶ سورۃ المآئدہ آیت نمبر: ۱۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوا الۡیَهُوۡدَ وَ النَّصٰرٰۤی اَوۡلِیَآءَ ۘ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِیَآءُ بَعۡضٍ ؕ وَ مَنۡ یَّتَوَلَّهُمۡ مِّنۡكُمۡ فَاِنَّهٗ مِنۡهُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ۔

ترجمہ:

اے ایمان والو! نہ پکڑو یہود و نصاریٰ کو دوست آپس میں، ان کے بعض بعض کے دوست ہیں اور جو دوستی کرے گا تم سے ان کے ساتھ وہ انہی میں ہے، بے شک اللہ راہ نہیں دیتا ظالم قوم کو

شانِ نزول:

ایک دفعہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ جو بنی حارث بن خزرج قبیلہ سے تھے۔ انصاری خزرجی تھے۔ بارگاہ رسالت پناہ ﷺ میں آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! یہود کی بہت بڑی جماعت جو بہت ہی زیادہ دولت مند ہے میری ان سے دوستی تھی میں نے ان سب کی محبتوں کو قربان کر دیا ہے۔ عبداللہ بن ابی بن سلول اتفاق سے وہاں موجود تھا۔ اس نے کہا کہ: میں نے یہود سے اپنے تعلقات ختم نہیں کیے کیونکہ مجھے تعلق رکھنے کی اس لیے بھی ضرورت ہے کہ پیش آنے والے حوادث کا خطرہ ہے اس وجہ سے رابطہ رکھنا ضروری ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: ''یہود کی محبت تو ہی کر سکتا ہے عبادہ نہیں کر سکتے'' وہ بولا: ان سے محبت ہی منظور ہے، اس موقع پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن، روح المعانی)

مدارک میں ہے کہ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ کافر کوئی بھی ہو خواہ یہودی ہو، مرزائی ہو یا عیسائی اور ان میں باہمی اختلاف بھی ہوں لیکن مسلمانوں کے مقابلہ کے وقت سب ایک ہوں گے۔ الکفر ملۃ واحدۃ۔

لَا تَتَّخِذُوا الۡیَهُوۡدَ وَ النَّصٰرٰۤی اَوۡلِیَآءَ .....

ہر مسلمان پر یہود و نصاریٰ کی دوستی حرام ہے۔ خازن و مدارک نے مزید توضیح کی اور صاحبِ روح المعانی بھی ایسا ہی مضمون پیش کرتے ہیں کہ اس آیت کریمہ میں شدت سے تاکید کی گئی ہے کہ مسلمانوں کو یہود و نصاریٰ، عیسائی، مرزائی، بے دین

https://www.ashrafia.net

فرقوں سے علیحدہ رہنالازم وواجب ہے۔

اولیاء جمع ہے ولی کی، اس کے معنی ہیں قرب، محبت، ولایت مدد، نصرت، یہود ونصاریٰ کو بھی دوست نہ بناؤ۔

بحث لفظ ولی:

الولی: الولاء والتوالی ان یحصل شیئان فصاعدا حصولا لیس بینہما مالیس منہما ویستعار ذلك للقرب من حیث المکان ومن حیث النسبة ومن حیث الدین ومن حیث الصداقة والنصرة والاعتقاد۔

ولی۔ ولاء اور توالی سے ہے اور وہ یہ ہے کہ دو یا زیادہ چیزیں اس طرح حاصل ہو جائیں کہ ان میں کوئی اجنبی چیز حائل نہ ہو اور پھر استعارۃً اس کا معنی ہے قرب، خواہ قرب مکانی ہو یا نسبی ہو یا دینی ہو یا دوستی اور مدد اور عقیدے کے لحاظ سے ہو۔

والولایة النصرة ولایت کا معنی مدد بھی ہے۔

ولایت کا معنی کسی کام کا والی ہونا بھی ہے۔

اور ولایت کی حقیقت کام کا والی ہونا بھی ہے۔

ولی اور مولیٰ یہ دونوں لفظ ان تمام معانی میں استعمال ہوتے ہیں۔ فاعل کے معنی میں بھی اور مفعول کے معنی میں بھی فاعل کے لیے میم کے ضمہ سے اور مفعول کے لیے میم کی فتح سے مؤمن کو ولی اللہ تو کہا جاتا ہے لیکن اللہ کا مولی نہیں کہا جاتا اور اللہ تعالیٰ کو مؤمنوں کا ولی بھی کہا جاتا ہے اور مولیٰ بھی۔ پہلے معنی کی مثالیں یہ آیات ہیں۔ اللہ مؤمنوں کا ولی ہے۔ میرا ولی اللہ ہے پھر اللہ ہی مؤمنوں کا ولی ہے اور دوسرے معنی کی مثالیں یہ آیات ہیں۔ اللہ مؤمنوں کا مولی ہے، وہ اچھا مولی ہے اور اچھا مددگار ہے۔ اللہ کو مضبوطی سے تھام لو وہی تمہارا مولی ہے اور اچھا مولی ہے اور دوسرے معنی ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''کہہ دیں اے یہودیو! اگر تم یہ خیال کرتے ہو کہ تم لوگوں کے سوا اللہ کے دوست ہو''

''اور اگر تم اس پر غلبہ کرو تو اللہ اس مددگار ہے''

''پھر وہ اپنے سچے مالک کی طرف لوٹائے جائیں گے''

والوال۔ الذی فی قولہ ومالہم من دونہ من وال بمعنی الولی اور لفظ وال جو اللہ تعالیٰ کے اس قول میں ہے اور ان کے لیے اللہ کے سوا کوئی وال نہ ہوگا یعنی ولی (دوست)

ونفی اللہ تعالی الولایة بین المؤمنین والکافرین فی غیر ایة

اور کئی آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں اور کافروں میں دوستی (ولایت) کا انکار کیا ہے۔

فقال یا ایہا الذین امنو الا تتخن والیہود و النصاری اولیاء۔

اے ایمان والو! یہود اور نصاری کو اپنے دوست نہ بناؤ۔

بعضہم اولیاء بعض ومن یتولہم منکم فانہ منہم

ان کے بعض بعض کے دوست ہیں اور جو تم میں سے ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں سے ہے۔

لا تتخذوا آباء کم واخوانکم اولیاء۔

تم اپنے باپوں اور بھائیوں کو دوست نہ بناؤ۔

ولا تتبعوا من دونہ اولیاء

https://www.ashrafia.net

اللہ کے سوا کسی دوست کی پیروی نہ کرو

مالکم من ولا تنھم من شئی

تمہارے لیے ان کی دوستی سے کوئی چیز نہیں ہے۔

یا ایھا الذین امنوا لا تتخان واعدوی وعدو کم اولیاء

اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔

تری کثیرا منھم یتولون الذین کفر والبئس ما قدمت لھم انفسھم ان سخط اللہ علیھم وفی العذاب ھم خلدون ولو کانوا یؤمنون باللہ والنبی وما أنزل الیہ ما اتخذوھم اولیاً

تو ان میں سے بہت لوگوں کو دیکھے گا کہ کافروں سے دوستی رکھتے ہیں بہت ہی برا ہے جو انہوں نے اپنی جانوں کے لیے آگے بھیجا کہ اللہ ان پر ناراض ہوا اور وہ عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور اگر وہ اللہ اور نبی اور قرآن پر ایمان رکھتے تو ان کو دوست نہ بناتے۔

وجعل بین الکافرین والشیاطین موالاۃ فی الدنیا ونفی بینھم الموالاۃ فی الآخرۃ قال تعالی

اور اللہ تعالیٰ نے دنیا میں کافروں اور شیطانوں میں محبت رکھی ہے اور آخرت میں اس دوستی اور محبت کی نفی کی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

والمنافقون والمنافقات بعضھم اولیاء

بعض منافق سرد اور منافق عورتیں ان کے بعض بعض کے دوست ہیں۔

انھم اتخاذوا الشیاطین اولیاء من دون اللہ انا جعلنا الشیاطین اولیاء للذین لا یؤمنون فقاتلوا اولیاء الشیطان

انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا دوست بنایا اور ہم نے شیطانوں کو ان کا دوست بنایا جو ایمان نہیں رکھتے تو شیطان کے دوستوں سے لڑو۔

فکما جعل بینھم وبین الشیطان موالاۃ جعل للشیطان فی الدنیا علیھم سلطانا انما سلطان علی الذین یتولون

تو جیسے اللہ تعالیٰ نے کافروں اور شیطانوں کے درمیان دوستی رکھی ہے۔ اسی طرح دنیا میں شیطانوں کو ان پر غلبہ دیا ہے۔

فرمایا: اس کا غلبہ انہی لوگوں پر ہے جو اس سے دوستی رکھتے ہیں

وتفی الموالاۃ بنا فی الآخرۃ

اور آخرت میں ان کی دوستی کی نفی کی ہے۔

ایک سبق آموز حکایت:

خازن میں ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری کا مکاتب عیسائی تھا حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا کہ: آپ کو نصرانی سے کیا واسطہ؟ کیا آپ نے یہ آیت کریمہ نہیں سنی: یا ایھا الذین امنوا الانتخذوا الیھود والنصاری أولیاء؟ ابوموسیٰ نے عرض کیا: اس کا دین اس کے ساتھ مجھے تو صرف اور صرف کتابت سے غرض ہے۔ امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ نے انہیں ذلیل کیا، آپ انہیں عزت دے کر کیوں معتوب بارگاہِ الٰہی ہوتے ہیں؟ حضرت ابوموسیٰ نے عرض کی: حکومتِ بصرہ کا کام اس کے بغیر چلانا دشوار نظر آتا ہے، اس مجبوری کی وجہ سے اسے علیحدہ کرنا میرے لیے مشکل ہے اس

https://www.ashrafia.net

واسطے کہ اس قابلیت کا دوسرا آدمی مسلمانوں میں مجھے کوئی نہیں ملتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سخت لب ولہجہ میں جواب دیا: مات النصرانی والسلام نصرانی مرگیا تو اب کیا ہوگا؟ آپ کو چاہیے اس کے مرنے کے بعد جو انتظام کر کے حکومت بصرہ کا کام چلائیں گے وہ آج ہی کریں اور اس کو علی الفور علیحدہ کر دیں یہ میں آخری بات آپ سے کہہ رہا ہوں۔ (خازن)

نوٹ: سبحان اللہ! آج تیرہ سو سال کے بعد تاریخ لوٹی بھی تو پاکستان میں ۱۹۵۳ء کا واقعہ ہے کہ یہاں بھی بعض مرزائیوں کے متعلق انہیں وزرائے سلطنت یہی جواب دیتے ہیں کہ ان کی قابلیت کا آدمی ہمیں نہیں ملتا یا ان کے بغیر سلطنتِ پاکستان بھوکی مرجائے گی، نہریں بند ہوجائیں گی، غلہ نہیں ملے گا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اور جب ہم نے جمہوری سلطنت کے دھوکے میں سلامتی پاکستان کا خیال کرتے ہوئے راست اقدام کا نوٹس دیا تو بجائے اس کے کہ مسلمانوں کا جمہوری مطالبہ تسلیم کیا جاتا۔ ہمیں یعنی ارکان مجلس عمل کو جیل میں نظر بند کر دیا اور ہمارے علاوہ دس ہزار مسلمان قتل وخون کے بعد جیلوں میں بند کر کے مجبور کیے گئے کہ وہ مطالبہ سے دستبردار ہوں، یہ ہیں ناظم سلطنتِ پاکستان اور ناظم دین وملّت۔ اللہ الیک المشتکی

اسلام اور کفر کی پہلی جنگ

۱۷ رمضانُ المبارک ۲ھ میں مقامِ بدر پر ہوئی، جس میں تقریباً ۱۴ (۶ مہاجر اور ۸ انصار) صحابۂ کرام نے جامِ شہادت نوش فرمایا۔ ۷۰، کفار قتل اور ۷۰ گرفتار ہوئے۔

منقبت بہ بارگاہِ شہزادیٔ کونین حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا

حکیم الامت حضرت مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی علیہ الرحمہ

ہے رتبہ اس لیے کونین میں عصمت کا عفت کا
شرف حاصل ہے ان کو دامنِ زہرہ سے نسبت کا
جو جانا خلد میں ہو پائے زہرہ سے لپٹ جاؤ
جسے کہتے ہیں جنت ملک ہے خاتون جنت کا
نبی کے دل کی راحت اور علی کے گھر کی زینت ہیں
بیاں کس سے ہو ان کی پاک طینت پاک طلعت کا
انہی کے ماہ پارے دو جہاں کے لاج والے ہیں
یہ ہی ہیں مجمع بحرین سر چشمہ ہدایت کا
رسول اللہ کی جیتی جاگتی تصویر کو دیکھا
کیا نظارہ جن آنکھوں نے تفسیرِ نبوت کا
بتول و فاطمہ زہرہ لقب اس واسطے پایا
کہ دنیا میں رہیں اور دیں پتہ جنت کی نگہت کا
نبی کی لاڈلی ، بیوی ولی کی ، ماں شہیدوں کی
یہاں جلوہ نبوت کا ولایت کا شہادت کا
وہ چادر جس کا آنچل چاند سورج نے نہیں دیکھا
بنے گی حشر میں پردہ گنہگارانِ اُمت کا
اگر سالکؔ بھی یارب دعویٰ جنت کرے حق ہے
جو وہ زہرہ کی ہے یہ بھی تو ہے خاتونِ جنت کا

https://www.ashrafia.net

درسِ حدیث

حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ

الفصل الثانی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَفْنَةٍ فَاَرَادَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَوَضَّأَ مِنْهُ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّيْ كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ اِنَّ الْمَاءَ لَا يَجْنُبُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهٗ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ عَنْ مَّيْمُوْنَةَ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ.

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ يَسْتَدْفِئُ بِيْ قَبْلَ اَنْ اَغْتَسِلَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ.

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيُقْرِئُنَا الْقُرْاٰنَ وَيَاْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَلَمْ يَكُنْ يَحْجُبُهٗ اَوْ يَحْجُزُهٗ عَنِ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: دوسری فصل

روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرماتے ہیں کہ حضورِ اکرم ﷺ کی کسی بیوی نے لگن میں غسل کیا (۱) حضور جانِ عالم ﷺ نے اس سے وضو کرنا چاہا، انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں ناپاک تھی۔ فرمایا: ”پانی تو ناپاک نہیں ہوتا“ (۲) (ترمذی ابوداؤد، ابن ماجہ) دارمی نے اس کی مثل اور شرح سنہ میں انہیں سے وہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے راوی مصابیح کے الفاظ سے۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ جنابت سے غسل فرماتے پھر میرے غسل سے پہلے مجھ سے گرمی حاصل کرتے (۳) اسے ابن ماجہ نے روایت کیا اور ترمذی نے اس کی مثل روایت کی اور شرح سنہ میں مصابیح کے الفاظ ہیں۔

روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ بیت الخلاء سے آتے تو ہمیں قرآن پڑھاتے اور ہمارے ساتھ گوشت تناول فرماتے (۴) جنابت کے سوا حضور ﷺ کو قرآن سے کوئی چیز نہ روکتی تھی (۵) (ابوداؤد، نسائی) ابن ماجہ نے اس کی مثل روایت کی۔

https://www.ashrafia.net

روایت ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ حائضہ اور جنبی قرآن سے کچھ نہ پڑھیں (۶) (ترمذی)

شرح:

(۱) وہ بیوی حضرت میمونہ تھیں اور لگن میں غسل کرنے کے معنی یہ ہیں کہ اس سے پانی لے کر غسل کیا نہ کہ اس میں بیٹھ کر یعنی بقیہ پانی حضرت میمونہ کا فضالہ تھا غسالہ نہ تھا (۲) یعنی عورت کے فضالے سے مرد وضو و غسل کرسکتا ہے۔ خیال رہے کہ تیسری فصل میں اس سے ممانعت بھی آرہی ہے مگر وہ ممانعت بیان کراہت کے لیے ہے اور یہ حدیث بیان جواز کے لیے یعنی عورت کے فضالے سے مرد کا وضو یا غسل کرنا بہتر نہیں لیکن اگر کرے تو جائز ہے۔

(۳) اس طرح کہ میرے ساتھ بستر میں لیٹ جاتے اور بغیر کپڑے وغیرہ کی آڑ سے اپنا جسم پاک مجھ سے مس فرماتے اس سے معلوم ہوا کہ جنبی کا جسم پاک ہے اور اس سے معانقہ جائز۔

(۴) یعنی بیت الخلاء سے تشریف لاکر بغیر وضو کیے اور ہاتھ دھوئے کلی کیے قرآن کی تلاوت بھی فرمالیتے اور کھانا بھی کھالیتے۔ معلوم ہوا کہ بغیر وضو تلاوت بھی جائز ہے اور کھانا پینا بھی درست، اگرچہ مستحب یہ ہے کہ ہاتھ دھوکر کھایا جائے یہ عمل شریف بیان جواز کے لیے ہے (۵) یعنی حدث اکبر ہی تلاوت قرآن سے مانع ہے۔ حدث اصغر یعنی بغیر وضو قرآن چھونا ممنوع ہے، تلاوت جائز ہے۔ خیال رہے کہ جنبی کو تلاوت قرآن ممنوع ہے لیکن قرآنی دعائیں بہ نیت دعا پڑھ سکتے ہیں۔ اس کی تفصیل کتب فقہ میں دیکھو۔

(۶) یہاں شئی سے مراد پوری آیت ہے اور حائضہ کے حکم میں نفاس والی عورت بھی داخل ہے یعنی حائضہ، نفاس والی، جنبی قرآن کریم کی پوری آیت تلاوت نہ کرے۔ یہ ہی احناف کا مذہب ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک آیت سے کم کی بھی تلاوت جائز نہیں ایک دو لفظ پڑھ دینا جائز ہے۔

● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ●

منقبت بہ بارگاہِ

مولائے کائنات حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم

بہر علی یہ رجعت ہے تیری اِک سعادت
کر منقبت علی کی اے شمس تا قیامت
کعبہ میں ہو ولادت، مسجد میں ہو شہادت
اور منہمک وہ ایسا، نازاں ہے خود عبادت
ایمان میں بھی اوّل، عرفان میں بھی اوّل
جذب وسلوک میں بھی، احسان میں بھی اوّل
صہر (داماد) رسول لکھوں، زوجِ بتول لکھوں
ہاشم کے بوستاں کا پیارا سا پھول لکھوں
ہجرت کی شب نبی کا قائم مقام ٹھہرا
دشتِ وفا طلب میں نقش دوام ٹھہرا

https://www.ashrafia.net

گوشۂ سیرت

جانِ ایمان ﷺ

جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب

انسان کیا ہے ایک دنیا ہے۔ اس میں گلشن بھی ہیں صحرا بھی اس میں ریگستان بھی ہیں، نخلستان بھی، اس میں ندیاں بھی ہیں نہریں بھی، اس میں دریا بھی ہیں، سمندر بھی، اس میں آتش فشاں بھی ہیں، ہرے بھرے پہاڑ بھی، اس میں بلندیاں بھی ہیں پستیاں بھی۔ ہاں !!انسان عظیم قوتوں کا امین ہے، وہ کبھی فرشتوں کی طرح رحمتیں بکھیرتا ہے۔ کبھی حیوانوں کی طرح پر دۂ ناموس چاک کرتا ہے۔ کبھی درندوں کی طرح پھاڑ کھاتا ہے، آن میں کچھ ہے، آن میں کچھ!!!

اللہ تعالیٰ نے جس طرح کائنات اکبر کو بیکراں قوتوں کا امین بنایا ہے اسی طرح کائنات اصغر حضرت انسان کو بھی بے پایاں قوتوں کا امین بنایا ہے۔ یہ قوتیں توازن واعتدال میں رہیں تو انسان کارساز ومشکل کشا ہے۔ عدم توازن اور بے اعتدالی کا شکار ہوجائیں تو یہی انسان بلاخیز ہوجاتا ہے۔

جب مغرب والوں نے کائنات کے رازوں کی کھوج لگانی شروع کی اور ایک نئے جہاں کی تلاش میں سرگرداں ہوئے تو اقبال نے کہا ؎

ڈھونڈ رہا ہے فرنگ عیش جہاں کا دوام
وائے تمنائے خام، وائے تمنائے خام

ڈھونڈنے والے آب حیات لینے گئے تھے چاہ ظلمات میں کھو گئے، پھول چننے گئے تھے کانٹوں میں الجھ کر رہ گئے، ڈوبتوں کو نکالنے گئے تھے خود ڈبکیاں کھانے لگے، بلندیوں کی آرزو میں نکلے تھے پستیوں میں گرنے لگے، تلاش وجستجو کی کوئی حقیقت نہیں، اصل چیز منزل کا یقین ہے۔ منزل متعین نہ کی جائے تو خود تلاش وجستجو بلائے جان بن جاتی ہے۔ پھر جن قوتوں کو اُبھرنا ہوتا ہے ڈوبتی چلی جاتی ہیں اور جن قوتوں کو دبانا ہوتا ہے اُبھرتی چلی جاتی ہیں اور ایک عجیب اضطراب و بے چینی کا ماحول پیدا ہوجاتا ہے۔

دنیا میں دو قسم کے انسان نظر آتے ہیں۔ ایک وہ جو نفرتوں کے بیج بوتے ہیں اور فطرت انسانی کے ایسے گوشے تلاش کرتے ہیں جہاں سے نفرتیں پھوٹنے لگیں اور انسان، انسانیت کے درجے سے گر کر حیوان بن جائے پھر حیوانیت سے گر کر درندہ بن جائے اور پھر اس سے بھی گزر کر کیا سے کیا ہوجائے۔۔ مگر

https://www.ashrafia.net

ایک وہ انسان ہیں جو محبت کی باتیں کرتے ہیں اور فطرت انسانی کے ایسے گوشے تلاش کرتے ہیں جہاں سے محبتیں پھوٹنے لگیں اور انسان، حیوانیت کے درجے سے بلند ہو کر آدمی بن جائے، پھر اس سے بھی گزر کر انسان ہو جائے، پھر انسان کے مرتبے سے بلند ہو کر فرشتہ بن جائے پھر اس سے بھی گزر کر کیا سے کیا ہو جائے۔

حضور انور ﷺ نے انسان کو زمین سے اٹھایا اور ہمدوش ثریا کر دیا ساری انسانیت کو آغوش کرم میں لیا، جس کی قسمت میں سعادت تھی وہ سعید ہوا، جس کی قسمت میں شقاوت تھی وہ شقی ہوا، دنیا کی ہر مذہبی کتاب میں حضور انور ﷺ کا ذکرِ جمیل ہے۔ زبور میں ہے، توریت میں ہے، انجیل میں ہے، ویدوں میں ہے ژنداوستا میں ہے، گوتم بدھ کے ملفوظات میں ہے، کہاں نہیں؟ ہر جگہ ہے سب نے آپ ﷺ کو ذکر کیا ہے۔ آپ نے کائنات میں ایک عظیم انقلاب برپا کیا، آرزوں کا ڈھنگ بتایا تمناؤں کا سلیقہ سکھایا، اُمنگوں کو ایک نیا رنگ و روپ دیا فرش پر جمی ہوئی نگاہوں کو عرش پر لگا دیا، مرجھائے ہوئے چہروں کو تابناک بنا دیا، مردہ جسموں میں جان ڈال دی، بے کیف روحوں کو کیف و سرور بخشا، مظلوموں اور بیکسوں کو سہارا دیا، زندہ درگور ہونے والی عورت کو مسند عزت پر بٹھایا۔ قاتلوں کو جان و تن کا محافظ بنایا، ظالموں کو مظلوموں کا پاسدار بنایا، غلاموں کو آزادی کا مژدہ سنایا اور ایسا سرفراز کیا کہ آزادوں کا آقا بنا دیا، رہزنوں کو قائد و رہبر بنایا۔

اللہ! اللہ! وہ اتنا عظیم انقلاب لایا کہ جس معاشرے میں اُٹھا اس کو یکسر بدل کر رکھ دیا، وہ باہر سے انقلاب نہیں لایا، وہ باہر سے کوئی لشکر نہیں لایا، اندر ہی اندر اس نے کچھ ایسا کیا کہ دیکھتے دیکھتے مردہ زندہ ہونے لگے، وہ ستانے کے لیے نہیں آیا تھا وہ تو سارے عالم کو آرام پہنچانے آیا تھا، کوئی ایسا شفیق و مہربان لا کر تو دکھائے۔ جس نے تکلیفیں سہہ کر اور مصیبتیں برداشت کر کے سب کو آرام پہنچایا۔ دنیا میں کوئی ایسا رحیم و کریم تو دکھائے، اس کے رحم و کرم کو دیکھ کر سینوں سے دل نکل پڑے اور جسموں سے جانیں نکل پڑیں، آج مظلوموں اور غریبوں کا کوئی دادرس نہیں۔ نفس کے بندے اپنے اپنے بندھنوں میں بندھے ہوئے ہیں۔ وہ دل داری اور دل سوزی کہاں؟ وہ ہمدردی و غمخواری کہاں؟

اللہ! اللہ! آج دادرسی اور عدل گستری مصلحتوں کا شکار ہو گئی جس دورِ جاہلیت سے نکل کر ہم آئے تھے پھر وہیں آ گئے۔ رنگ برنگ انسانوں میں یک رنگی قائم رکھنا ہنسی کھیل نہیں۔ یہ صرف اور صرف محمد مصطفےٰ ﷺ کا ہی سینہ تھا جس میں سب کی سمائی تھی۔ ایسا وسیع سینہ کسی کا نہ دیکھا، یہ وسعت و پہنائی کسی کو میسر نہیں۔ حضور اکرم ﷺ کا رنگ کسی نے نہ دیکھا، اگر آج وہ رنگ دکھا دیا جائے تو سارا عالم دوڑ پڑے۔ اُس کالی کملی والے آقا ﷺ کی غلامی کے لیے ساری گردنیں جھک جائیں ساری زبانیں اُس کے گُن گانے لگیں۔ ہاں! سب نام لیتے ہیں مگر اپنے اپنے پیٹ پالتے ہیں، اس کا جلوہ نہیں دکھاتے کہ

https://www.ashrafia.net

ایک صف میں کھڑا ہونا کسی کو اچھا نہیں لگتا، دوسروں کے لیے گھر کو لٹانا اچھا نہیں لگتا، دوسروں کی زیادتیوں پر غصے کو پینا اچھا نہیں لگتا۔ یہ کیا ہے کہ ہم اس کالی کملی والے آقا ﷺ کا نام لیتے ہیں مگر ہماری زندگی، ہماری صورتیں، ہمارا اُٹھنا بیٹھنا ہمارا سونا جاگنا، ہمارا کھانا پینا، ہمارا لینا دینا، ہمارے رسم ورواج ہماری چال ڈھال، سب کچھ اس کالی کملی والے آقا ﷺ کے دشمنوں کی سی ہیں؟۔

اللہ! اللہ! عجائبات عالم میں یہ ایک بڑا عجوبہ ہے۔ ہم کب تک غافل رہیں گے؟ کب تک سوتے رہیں گے؟ جاگنے کا وقت آ گیا ہے، سارا عالم جاگ رہا ہے، ہم سو رہے ہیں، ہم ایک دوسرے کا خون پی رہے ہیں، ہم ایک دوسرے کا خون بہا رہے ہیں، یہ کیا ہے کہ عالم اسلام انتشار کا شکار ہے، سازشوں کا شکار ہے، فساد و خلفشار کا شکار ہے، ہر اک نے اس کی خرمن کو تا کا ہے، ہر ایک نے اس کی دولت کو لوٹا ہے، ہماری عقلیں کہاں گئیں؟ ہمارے ہوش کدھر گئے؟ ہمارے حواس کیا ہوئے؟ کیا ہم اپنی عقل سے نہیں سوچ سکتے؟ نہیں! نہیں! عقل تو سکھانے والے نے سکھا دی۔ صد حیف! کہ کام لینے والے کام نہیں لیتے کہ وہ خود سے بے خبر ہیں۔ ان کو نہیں معلوم کہ غربت و مسکینی کے باوجود وہ امیروں کے اسیر ہیں۔ انہوں نے سب کو دیا ہے اور سب کو دے سکتے ہیں، ہمارے ہاتھ میں دامن مصطفیٰ ﷺ ہے آیئے!! خود کو جھنجھوڑیئے، خود کو جگایئے۔ احساس کی لَو کو تیز کیجئے، غیرت کی شمع کو جلایئے۔ نہیں! نہیں! یہ سونے کا وقت نہیں، بہت سو چکے، صدیاں بیت گئیں، اب جاگنا ہے اور دوسروں کو جگانا ہے۔

اللہ! اللہ! جس کو اللہ نے سماوات، حیوانات، جمادات، نباتات اور عناصر اربعہ پر اختیار دیا اور ان کو خادم بنایا اور تو اور اپنا خلیفہ اور نائب بنایا۔ اس کا یہ حال کہ اپنے مقام سے بے خبر ایک ایک کے پیچھے دوڑ رہا ہے، غفلت کے دلدل میں ایسا پھنسا ہے کہ نکلنے کا نام نہیں لیتا اور جن کو اوپر چڑھنے کا دعوئی ہے، بلندیاں ان کے لیے پستیاں بن گئیں، جتنے اُوپر جاتے ہیں اتنے ہی نیچے چلے جا رہے ہیں، عجائباتِ عالم میں دورِ جدید کا یہ ایک عجوبہ ہے

میرے بزرگو! میرے جوانو! اس جانِ ایمان ﷺ کے نقش قدم پر چلیئے، آفتاب و ماہتاب کی روشنیوں میں بڑھتے چلیئے آئینہ مصطفیٰ ﷺ کو سامنے رکھیئے اور خود کو سنوارتے جایئے یہی آئینہ، آئینہ ساز نے ہمارے سامنے رکھا ہے، بن سنور کے دنیا کے سامنے آیئے اور انقلاب برپا کیجئے۔ آپ تو انقلابوں کے امین ہیں، انقلاب باہر سے نہیں، اندر سے آتا ہے، دل سے اُٹھتا ہے، روح سے پھوٹتا ہے اور پھر رگ رگ میں سما جاتا ہے۔ کچھ پاس نہیں نہ سہی!!! ایمان ایک عظیم قوت ہے، عشق ایک عظیم دولت ہے، اس سے افراد زندہ ہوتے ہیں اس سے قومیں زندہ ہوتی ہیں۔ ہاں! زندگی پکار رہی ہے ذرا کان تو لگایئے سنئے تو سہی کیا کہہ رہی ہے۔

کس کا منہ تکے؟ کہاں جائے؟ کس سے کہے؟
تیرے ہی قدموں پہ مٹ جائے، یہ پالا تیرا

https://www.ashrafia.net

فضائلِ رمضان احادیث کی روشنی میں...

◆ حضرت اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ. (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رمضان شروع ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یعنی خاص رحمت الٰہیہ کا نزول دنیا پر ہوتا ہے اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں (یعنی روزہ داران گناہوں کی طرف مائل نہیں ہوتے جن کی سزا جہنم میں ملے گی) اور شیاطین بند کر دیئے جاتے ہیں'' (یعنی وہ روزہ دار کو گناہوں کی رغبت نہیں دلا سکتے)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ مِنْهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانَ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُونَ. (بخاری)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت کے آٹھ دروازے ہیں جن میں سے ایک کا نام ریان ہے روزہ داروں کے علاوہ اس میں اور کوئی داخل نہیں ہوسکتا''۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وَسَلَمْ كُلُّ ابنِ آدَمَ يُضَاعِفُ الْحَسَنَةَ بِعشرِ أَمْثَالِهَا إِلى سَبْعِ مِأَته ضعْفٍ قَالَ اللهُ تَعَالَى إِلَّا الصَّوْمُ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي به يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِن أجلي للصائم فَرْحَتَان فَرْحَةٌ عِندَ فِطْرِه وَفَرْحَةٌ عِندَ لِقَاءِ رَبِّه وَلَخُلُوف فَمِ الصَّائِم أَطيبُ عِندَ اللهِ مِن رِيحِ الْمِسْكِ وَالصِيَامُ جنَّةٌ وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحدكُمْ فَلا يَرْفث وَلَا يَصْخَبْ فَان سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرَءٌ صَائِمٌ. (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انسان کے ہر نیک عمل کی جزاء دس گنا سے سات سو تک ملتی ہے یعنی بندہ ایک نیک کام کر کے اللہ تعالیٰ سے اتنا بدلہ پائے گا جتنا اس کاموں کا بدلہ ہوتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ ایک نیک کام کا بدلہ اتنا دے گا جتنا سات سو نیک کاموں کا بدلہ ہوتا سے عمل میں جتنی اہمیت ہوگی اتنا ہی اس کا ثواب بھی بڑھتا چلا جائے گا'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''مگر روزہ دار اس لیے کہ روزہ دار اپنا کھانا پینا اور بیوی سے مباشرت صرف میرے حکم اور

https://www.ashrafia.net

میری رضا ومحبت کی وجہ سے چھوڑتا ہے۔اس لیے روزہ خالص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔جس کا نہ کوئی حساب ہے اور نہ اس کی کوئی انتہا ہے روزہ دار کے لیے دو وقت انتہائی خوشی ومسرت کے ہوتے ہیں۔ایک خوشی اسے افطار کے وقت ہوتی ہے کہ خدا کا عائد کردہ فرض پورا ہو گیا اور ایک خوشی اسے اس وقت جب وہ میدان قیامت میں اللہ کے سامنے ہوگا اور اس کی اللہ سے ملاقات ہوگی تو وہ سرخرو اور مسرور ہوگا اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ اور پاکیزہ ہے اور روزہ ڈھال ہے۔ دنیا میں گناہوں سے اور آخرت میں دوزخ سے بچانے والا ہے اور جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ فحش کلامی نہ کرے، بری باتوں سے خود کو بچائے اور شور شرابا نہ کرے پس اگر کوئی تم کو گالی دے جھگڑا کرے مارنا چاہے یہاں تک کہ اگر قتل بھی کرنا چاہے تو اس کی حرکتوں کا کوئی جواب مت دو بلکہ اس سے نہایت سنجیدگی سے کہو میں روزہ دار ہوں'' (یعنی میرے لیے روزہ کی حالت میں جھگڑا کرنا اور حرب وضرب کا جواب بھی دینا بالکل ممنوع ہے)

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُولُ الصِّيَامُ اَيْ رَبِّ اِنِّي مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ وَيَقُولُ الْقُرْآنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ فَيُشَفَّعَانِ (بیہقی)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''روزہ اور قرآن اللہ سے بندہ کی شفاعت کرائیں گے۔روزہ کہے گا: اے پروردگار! میں نے اس کو کھانے پینے اور دن میں جماع کرنے سے روکا تو روزہ دار کے بارے میں میری شفاعت قبول فرما اور قرآن اللہ سے کہے گا میں نے اسے رات کو سونے سے روکا (یعنی تراویح اور تہجد میں یہ روزہ دار قرآن مجید پڑھتا یا سنتا رہا) تو اس شخص کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔پس اللہ اپنے فضل وکرم سے روزہ اور قرآن دونوں کی شفاعت قبول فرمائے گا''۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ، وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا إِلَّا كُلُّ مَحْرُومٍ (ابن ماجه)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رمضان کا مہینہ آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ وہ مہینہ شروع ہو گیا ہے جس میں ایک رات ہے جو اپنی خیر وبرکت اور خصوصیات رحمت کے اعتبار سے ہزار راتوں سے بہتر ہے جس نے اس رات کی رحمتیں اور برکتیں حاصل کر لیں تو اس نے تمام بھلائیاں حاصل کر لیں اور اس رات کی بھلائیوں سے محروم نہیں رہتا مگر وہ شخص جو ہر طرح بد بخت ہو''۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْجَنَّةَ تُزَخْرَفُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَأْسِ الْحَوْلِ إِلَى حَوْلٍ قَابِلٍ قَالَ فَإِذَا كَانَ أَوَّلُ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيحٌ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ عَلَى الْحُورِ الْعِينِ فَيَقُلْنَ يَا رَبِّ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ أَزْوَاجًا تَقَرُّ بِهِمْ أَعْيُنُنَا

https://www.ashrafia.net

وَتَقَرُّ أَعْيُنُهُم بِنَا. (بخاری)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رمضان کی وجہ سے جنت شروع سال سے آنے والے سال تک سجائی جاتی ہے''۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جو خوبصورت حوروں تک پہنچتی ہے۔ اس ہوا کا لطف محسوس کر کے وہ کہتی ہیں: اے پروردگار! اپنے روزہ دار بندوں میں سے ہمارے لیے شوہر عطا فرمایا جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور انہیں ہم سے سکون وقرار ملے''۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمْ تَحَرَّوَ الْيَلَةَ الْقَدْرِ فِي الوِتر مِنَ العَشر الأواخرِ مِن رَمَضَانَ. (بخاری)

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو (یعنی ۲۱ ویں ۲۳ ویں ۲۵ ویں ۲۷ ویں اور ۲۹ ویں رات میں سے کسی بھی رات میں لیلۃ القدر ہوسکتی ہے)

عَنْ عَائِشَةَ انّ النّبِيَّ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّم كَانَ يَعْتَكِفُ العَشْرَ الاَ وَاخِرَ مِن رَمَضَانَ حَتّى تَوَفَاهُ اللهُ ثُمّ اَعتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِن بَعْدِهِ (بخاری)

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے پھر آپ ﷺ کے وصال مبارک کے بعد ازواج مطہرات اعتکاف فرمایا کرتی تھیں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولِ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمُ يجتهد فى العشرِ الأَوَاخِرِ مَالَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ (بخاری)

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اطاعت و عبادت الٰہیہ میں اتنے مصروف رہتے تھے کہ اس کے علاوہ اتنے مصروف نہیں رہتے تھے۔

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى عَلَيْهِ وَسَلّم وإذا دَخَلَ العَشْرَ شَدّ مِيْزَرَهُ وَاَحْيَى لَيْلَهُ وَاَيْقَظَ اَهْلَهُ (بخاری)

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں مباشرت سے محترز رہتے تھے اور تمام رات عبادت میں مشغول رہتے تھے اور اپنے اہل وعیال کو بھی بیدار فرماتے تھے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو اس ماہ مبارک میں ذوق وشوق سے عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

شانِ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا بزبانِ حبیبِ خدا ﷺ

حضور جانِ عالم ﷺ نے فرمایا کہ:

''اللہ کی قسم! خدیجہ سے بہتر مجھے کوئی بیوی نہیں ملی، جب لوگوں نے میرا انکار کیا اس وقت وہ مجھ پر ایمان لائیں اور جب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے اس وقت انہوں نے میری تصدیق کی اور جس وقت کوئی شخص مجھے کوئی چیز دینے کے لیے تیار نہ تھا اُس وقت خدیجہ نے مجھے اپنا سارا مال دے دیا اور انہیں کے شکم سے اللہ تعالیٰ نے مجھے اولاد عطا فرمائی''۔ (الاصابہ، ج:۸، ص:۱۰۳)

https://www.ashrafia.net

معجزاتِ نبوی ﷺ

کا ذکر قرآن مقدس میں...

حضرت مولانا حافظ مشیر احمد دہلوی علیہ الرحمہ

حضرت امام محمد بن محمد غزالی علیہ الرحمہ نے ایک مقام پر نبوت کی تعریف کیا خوب فرمائی ہے۔ حضرت امام صاحب فرماتے ہیں کہ: ”نبوت وہ قوت یا ملکہ ہے جس سے ان اشیاء کا ادراک ہوسکتا ہے جو حواس، تمیز اور عقل کی رسائی سے بالا ہیں“۔ امام صاحب اس پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ”نبوت کو تسلیم کرنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ تسلیم کرلیا جائے کہ عقل سے بالاتر بھی ایک درجہ ہے، جس میں وہ آنکھ کھل جاتی ہے جس سے ان خاص الخاص مقامات کے راز کھل جاتے ہیں، جن سے عقل بالکل محروم ہوتی ہے۔ اسی درجہ اور مقام کو نبوت کہتے ہیں“۔

یہ درجہ فطری ہوتا ہے اور یہ حاصل کرنے سے حاصل نہیں ہوسکتا بلکہ فطرت میں ودیعت ہوتا ہے۔ اسی قوت کا نام ملکہ اور نبوت ہے اور اسی علم کو ”الہام“ اور ”وحی“ کہتے ہیں اور جس شخص کو یہ قوت ودیعت ہوتی ہے، اسے ”پیغمبر“ کہتے ہیں۔

جب ہم قرآن پاک کو دیکھتے ہیں تو اس کے ایک ایک لفظ سے نبوت کے آثار نمایاں ہیں۔ اس سے صاف یقین ہوجاتا ہے کہ اس کا حامل بجز پیغمبر اور کوئی شخص نہیں ہوسکتا۔

پیغمبر سے جو فعل خرقِ عادت وقوع میں آئے اس کا نام ”معجزہ“ ہے۔ حکمائے اسلام میں حضرت بوعلی سینا نے اپنی تصنیف کتاب ”الشفاء“ میں لکھا ہے کہ: ”پیغمبر کے لیے معجزے کا ہونا ضروری ہے تاکہ لوگوں کو اس بات کا یقین ہوجائے کہ واقعی وہ خدا کی طرف سے بھیجا ہوا ہے“۔

معجزے نبیوں اور رسولوں کو حالات اور وقت کی مناسبت کے ساتھ ودیعت ہوتے تھے۔ ہمارے پیارے نبی حضور سرور کائنات ﷺ کو بھی حالات اور واقعات کی مناسبت سے معجزے عطا ہوئے۔ تمام نبیوں اور رسولوں کا حلقہ اور کام محدود تھا۔ حضور خاتم المرسلین ﷺ ساری دنیا کے لیے آئے اور آخری پیغمبر ہوکر آئے لہٰذا حضور سید العالمین ﷺ کے معجزے ایسے ہیں جن سے اعجاز تا قیامت باقی رہے گا اور جوں جوں انسان کی عقل اور انسانیت ترقی کرے گی، حضور سید المرسلین ﷺ کے معجزے جلا پائیں گے۔

تمام انبیائے کرام علیہم السلام میں صرف حضور نورِ مجسم ﷺ کو

https://www.ashrafia.net

ایسے معجزے عطا ہوئے جو وقتی بھی تھے اور دائمی بھی۔ وقتی سے مراد ایسے معجزے جو ایک خاص مدت یا عرصہ کے لیے ظہور میں آئے مثلاً **"شق القمر"** اور دائمی معجزے سے مراد جو تا قیامت ظہور پذیر رہیں گے۔ مثلاً **"قرآن مجید"** جو رہتی دنیا تک نبیٔ آخر الزماں ﷺ کا اشرف و اطہر معجزہ رہے گا۔

حضور سرور کائنات ﷺ کے معجزات کا قرآن پاک میں ذکر اور اشارہ موجود ہے اور احادیث تو ان تفصیلات سے بھری پڑیں ہیں۔ ذیل میں قرآنی آیات کے وہ حصے پیش کیے جاتے ہیں جن کی پیشن گوئی حرف بہ حرف صحیح ثابت ہوئی جو بذات خود مصدقہ معجزہ ہیں۔

۱) ہجرت سے پہلے مکہ معظّمہ میں ابوجہل اور ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل وغیرہ قریش نے جمع ہو کر حضور انور ﷺ سے کہا کہ: اگر تم سچے ہو تو چاند کے دو ٹکڑے کر دو، حضور ﷺ نے فرمایا کہ: "اگر میں نے ایسا کر دیا تو کیا ایمان لے آؤ گے؟" انہوں نے کہا: ہاں! حضورِ اکرم ﷺ نے بارگاہ رب تعالیٰ میں دعا کی اور اُنگشتِ شہادت سے چاند کی طرف اشارہ کیا چاند کے دو ٹکڑے ہو گیا اور دونوں ٹکڑوں میں اتنا بین فرق تھا کہ جبل اور حرا دونوں کے درمیان دکھائی دیتا تھا۔ یہ دیکھ کر بھی کافر راہِ راست پر نہ آئے اور انہوں نے کہا کہ: یہ جادو ہے۔

چنانچہ سورۃ القمر میں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ انْشَقَّ الْقَمَرُ وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَةً یُّعْرِضُوْا وَ یَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ

قریب آئی وہ گھڑی اور پھٹ گیا چاند اور اگر دیکھی کوئی نشانی منہ پھیرتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیشگی کا جادو ہے۔

(پارہ:۲۷، سورۃ القمر، آیت: ۱تا۲)

۲) غزوہ بدر میں مسلمانوں کی تعداد کفار کے مقابلہ میں ایک تہائی تھی، نیز مسلمان بے سروسامان تھے اور کفار مسلح اور جنگ کے اسلحوں سے لیس تھے۔ حضور سرور عالم ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے مدد کی درخواست کی ایک ہزار فرشتے مسلمانوں کے درمیان آ کھڑے ہوئے اور مسلمانوں نے معجزانہ فتح پائی۔

۳) غزوۂ احزاب کے وقوع سے پہلے حضور ﷺ فرما چکے تھے کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایسا ایسا ہونے والا ہے جب وہ جنگ پیش آئی تو پریشان ہونے کی بجائے مسلمانوں کے ایمان نے تازگی پائی۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں فرماتا ہے:

جب مسلمانوں نے (اتنے) قبائل کو حملہ کرتے دیکھا تو بولے یہی وہ بات ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا (یا ذکر کیا) تھا، اللہ اور اس کے رسول کا کہنا سچ نکلا، اس واقعہ (یعنی اتنے زیادہ قبائل کے حملہ آور ہونے) نے ان کے ایمان اور اعتقاد کو اور زیادہ پکا کر دیا۔

https://www.ashrafia.net

دعوتِ فکر...

ادب برائے زندگی

❁ جناب عارف دہلوی (مرحوم) ❁

پرندوں کی طرح ہوا میں اُڑنے اور مچھلیوں کی طرح پانی میں تیرنے کی قدرت حاصل کرنے والا انسان کیا کبھی زمین پر انسانوں کی طرح رہنا بھی سیکھ سکے گا؟

کاش کہ انسان، انسان بن سکتا! اپنی ذات سے روشناس ہوسکتا! اپنے دل کو احساس کی نعمت سے کبھی محروم نہ ہونے دو۔ احساس سے خالی دل اس تاریک غار کی طرح ہوتا ہے جو ہمیشہ سورج کی کرنوں سے محروم رہتا ہے۔ احساس وہ دولت ہے جو خود انسان کو اس کی اپنی ذات سے روشناس کراتی ہے۔ آرزوئیں ہر دل میں ہوتی ہیں۔ آرزوں کی تکمیل اگرچہ نصیبوں کی بات ہے لیکن تحمل اور استقامت وہ خوبیاں ہیں جو آرزوں کی تکمیل کا سبب بنتی ہیں کوشش اور مسلسل کوشش، تحمل اور استقامت کے بغیر ممکن نہیں!!

ہم بہت کچھ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارے دل میں بلاشبہ ہزاروں خواہشیں ایسی ہیں کہ ہر خواہش پہ دم نکلے ہم خواہشات آرزوں اور تمناؤں کا انبار اپنے دل و دماغ پر لیے پھرتے ہیں ہم بہت کچھ حاصل کرنا چاہتے ہیں لیکن کیا ہم نے کبھی سوچا کہ ہم لینا تو بہت کچھ چاہتے ہیں اور دینا کچھ بھی نہیں چاہتے۔ بلکہ لینا ہی لینا چاہتے ہیں، دینے کا خیال تک نہیں آتا۔ اس دنیا میں **"کچھ دو اور کچھ لو"** کا اصول کارفرما ہے۔

ذرا غور کیجئے!!! ہم اس اصول کو صرف اپنے حق میں یک طرفہ طور پر استعمال کرنے کے خواہشمند رہتے ہیں، جو یقیناً غلط طرز عمل ہے۔ آیئے!!! ہم اپنے طرز عمل کو درست کریں تاکہ کامیابی و کامرانی ہم سے دور نہ رہ سکے۔

صحیح طرز عمل یہ ہے کہ قربانی دو، ایثار کرو، دوسروں کے کام آؤ خدمت کرو تاکہ مخدوم بن سکو، مشہور مثال ہے کہ:

"ہر خواہش کو پورا کرنے کے لیے کچھ نہ کچھ کھونا پڑتا ہے"

اس کو ہم بہتر الفاظ کا جامہ پہنا کر یوں کہہ سکتے ہیں کہ خواہشات کی تکمیل کے لیے ایثار و قربانی کی ضرورت ہے۔ کچھ دو گے تو کچھ حاصل بھی کر سکو گے۔ اگر تم میں کچھ دینے کا حوصلہ نہیں ہے تو پھر کچھ بھی حاصل نہ کر سکو گے۔ ساری عمر ترستے رہو گے۔

●●●●●●●●●●●●●

https://www.ashrafia.net

فضیلتِ شبِ قدر

حضرت علامہ پیر سید محفوظ الحق شاہ صاحب علیہ الرحمہ

ارشادِ خداوندی ہے:

لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَہۡرٍ

ترجمہ: شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

شبِ قدر بڑی عظمت اور مرتبے والی رات ہے اس کی فضیلت کے لیے قرآن مجید میں اللہ کریم جل شانہ نے سورۃ القدر نازل فرمائی۔ رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں شبِ قدر ہونے کا احتمال ہے یعنی ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷ ویں رات اور ۲۷ ویں رات میں سب سے زیادہ امکان ہے کیونکہ اور اقوال کے علاوہ یہ بھی ہے کہ سورۃ القدر میں "لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ" کا لفظ تین مرتبہ آیا ہے اور "لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ" کے نو حرف ہیں اور ہم تین کو جب نو سے ضرب دیں تو حاصل ضرب ستائیس (۲۷) آئیں گے۔ گویا ذات حق نے اشارہ فرمادیا کہ "لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ" ستائیسویں رات ہے۔ اس رات میں بہت انہماک اور ذوق وشوق سے عبادت میں مشغول رہنا چاہیے۔ تلاوتِ قرآن مجید، ذکرِ الٰہی، کثرت نوافل، نعتِ مصطفیٰ ﷺ اور درود وسلام میں مشغول رہیں۔

شبِ قدر کی مخصوص دعا:

حضور پُرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دعا حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو تعلیم فرمائی:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الۡعَفۡوَ فَاعۡفُ عَنِّیۡ

ترجمہ: اے اللہ! تو بڑا معاف فرمانے والا ہے اور معاف فرما دینا تجھے پسند ہے پس تو میری خطائیں معاف فرما۔

شبِ قدر کے مخصوص نوافل جو کہ بزرگانِ دین کے عمل سے ثابت ہیں:

۱) چار رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف (سورۃُ الۡفَاتِحَہ) کے بعد سورۃ التَّکَاثُر (اَلۡھٰکُمُ التَّکَاثُرُ) ایک مرتبہ اور قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (سورۃُ الۡاِخۡلَاص) تین دفعہ پڑھے تو موت کی سختیوں سے آسانی ہوگی اور عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا۔

۲) دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف (سورۃُ الۡفَاتِحَہ) کے بعد قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (سورۃُ الۡاِخۡلَاص) سات بار پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد ۷۰ دفعہ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الۡعَظِیۡمَ الَّذِیۡ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ پڑھے تو

https://www.ashrafia.net

اپنی جگہ سے نہیں اُٹھے گا کہ اللہ کریم اس کی اور اس کے والدین کی بخشش فرما دیتا ہے اور فرشتوں کو حکم فرماتا ہے کہ اس کے لیے جنت آراستہ کرو اور فرمایا کہ وہ جب تک تمام بہشتی نعمتیں اپنی آنکھ سے نہ دیکھ لے گا اس وقت تک موت نہیں آئے گی مغفرت کے لیے یہ نماز بہت افضل ہے۔

۳) چار رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف (سورۃُ الْفَاتِحَہ) کے بعد اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ (سورۃُ الْقَدْر) ایک بار اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (سورۃُ الْاِخْلَاص) ستائیس بار پڑھے تو یہ شخص گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے کہ گویا آج ہی اپنی والدہ کے بطن سے پیدا ہوا ہے اور اللہ کریم اس کو جنت میں ہزار محل عنایت فرمائے گا۔

۴) دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف (سورۃُ الْفَاتِحَہ) کے بعد اِنَّا اَنْزَلْنَاہ (سورۃُ الْقَدْر) ایک بار اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (سورۃُ الْاِخْلَاص) تین بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو شبِ قدر کا ثواب عطا فرمائے گا اور اس کے نفل قبول فرمائے گا اور اس کو سیدنا ادریس، سیدنا شعیب، سیدنا ایوب، سیدنا داؤد اور سیدنا نوح علیہم السلام کا ثواب عطا فرمائے اور اس کو جنت میں مشرق سے مغرب تک ایک شہر عنایت فرمائے گا۔

۵) چار رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف (سورۃُ الْفَاتِحَہ) کے بعد اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ (سورۃُ الْقَدْر) تین بار اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (سورۃُ الْاِخْلَاص) پچاس مرتبہ پڑھے پھر سلام پھیرنے کے بعد سجدہ میں جا کر ایک دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے اس کے بعد پھر دعا مانگے قبول ہو گی اور اسے اللہ تعالیٰ بے شمار نعمتیں عطا فرمائے گا اور اس کے سب گناہ بخش دے گا اور اس کی دینی و دنیاوی جائز حاجات کو پورا فرما دیتا ہے

۶) ۱۲ رکعت تین سلام کے ساتھ اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف (سورۃُ الْفَاتِحَہ) کے بعد اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ (سورۃُ الْقَدْر) ایک بار اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (سورۃُ الْاِخْلَاص) ۱۵ مرتبہ پڑھے بعد از فراغ ۷۰ مرتبہ اِسْتَغْفَارْ پڑھے۔ (اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ)

۷) دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف (سورۃُ الْفَاتِحَہ) کے بعد اِنَّا اَنْزَلْنَاہ (سورۃُ الْقَدْر) ایک بار اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (سورۃُ الْاِخْلَاص) ۳۰ مرتبہ پڑھے تو اللہ کریم اُسی لیلۃ القدر کا ثواب فرمائے گا۔

۸) ۲۰ رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف (سورۃُ الْفَاتِحَہ) کے بعد قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (سورۃُ الْاِخْلَاص) ۱۲ مرتبہ پڑھے تو گناہوں سے ایسے پاک ہو گا جیسے آج پیدا ہوا ہے اور اللہ کریم اسے جنت میں ایک شہر عطا فرمائے گا اس شہر میں اتنی حوریں ہیں کہ جن کا شمار صرف ذات حق کو ہی ہے۔

(۹) دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف (سورۃُ الْفَاتِحَہ) کے بعد اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ (سورۃُ الْقَدْر) تین مرتبہ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (سورۃُ الْاِخْلَاص) پانچ مرتبہ پڑھے بعد سلام ۲۷ مرتبہ پھر قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (سورۃُ الْاِخْلَاص) پڑھ کر گناہوں کی بخشش طلب کرے تو اللہ کریم پچھلے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

https://www.ashrafia.net

(۱۰) دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف (سورۃُ الْفَاتِحَہ) کے بعد سورۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ ایک مرتبہ پڑھے اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (سورۃُ الْاِخْلَاص) تین مرتبہ پڑھے بعد سلام ۲۷ مرتبہ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ (سورۃُ الْقَدْر) پڑھے ان شاء اللہ بے شمار عبادات کا ثواب ملے گا۔ یہ نماز بہت افضل ہے۔

(۱۱) حم سے شروع ہونے والی ساتوں سورتیں

(سورۃُ الْمُؤْمِن پارہ ۲۴، سورۃ حٰمٓ اَلسَّجْدَہ پارہ ۲۴،

سورۃُ الشُّوْرٰی پارہ ۲۵، سورۃُ الزُّخْرُف پارہ ۲۵،

سورۃُ الدُّخَان پارہ ۲۵، سورۃُ الْجَاثِیَہ پارہ ۲۵،

سورۃُ الْاَحْقَاف پارہ ۲۶ عذابِ قبر سے نجات اور گناہوں کی بخشش کے لیے پڑھے نیز سورۃ الملک سات مرتبہ پڑھے۔

صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کی ترکیب:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر ثناء پڑھے۔ پھر پندرہ مرتبہ تسبیح پڑھے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پھر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اور بِسْمِ اللّٰہِ اور الحمد شریف اور سورۃ پڑھ کر دس بار یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کے بعد دس بار پڑھے پھر رکوع سے سر اُٹھائے۔ تسمیع وتحمید کے بعد دس بار پڑھے۔ پھر سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے بعد دس بار پڑھے پھر جلسہ میں (دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں) دس بار پڑھے پھر دوسرے سجدے میں دس بار پڑھے۔ دوسری رکعت میں کھڑے ہوتے ہی پندرہ بار پڑھے اور باقی پہلی رکعت کی طرح پڑھے تشہد میں اَلتَّحِیَّات تا یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَاب تک پڑھ کر بغیر سلام پھیرے تیسری رکعت کو کھڑا ہو جائے ثناء سے شروع کرے اور ثناء کے بعد پندرہ بار پڑھے اور پہلی دو رکعت کی طرح اس دوسرے دوگانے کو پورا کرے ہر رکعت میں (۷۵) بار تسبیح ہو گی اور چاروں رکعتوں میں (۳۰۰) تین سو بار تسبیحات ہو جائیں گی تعداد کا خاص خیال رکھیں۔

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا آپ کو معلوم ہے کہ اس نماز میں کونسی سورتیں پڑھی جائیں؟ فرمایا:

سورۃ التکاثر، والعصر، الکافرون، الاخلاص اور بعض نے فرمایا ہے کہ سورۃ الحدید، الحشر، الصف اور التغابن پڑھے۔

شانِ عائشہ رضی اللہ عنہا بزبانِ احمد مجتبیٰ ﷺ

رسولِ پاک ﷺ نے فرمایا:

”عائشہ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثَرِید کی فضیلت تمام کھانوں پر ہے۔

(بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، بَاب قَوْلِہٖ تَعَالٰی: اِذْ قَالَتِ الْمَلَائِکَۃُ الخ، ج:۲، ص:۴۵۴، حدیث:۳۴۳۳)

رسولِ ہاشمی ﷺ نے اپنی لاڈلی شہزادی حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا:

”ربِ کعبہ کی قسم! تمہارے والد کو عائشہ بہت زیادہ محبوب ہیں“۔

(ابوداود، کتاب الادب، باب فی الانتصار، ج:۴، ص:۳۵۹، حدیث:۴۸۹۸)

https://www.ashrafia.net

تبصرہ

"سید التفاسیر"

المعروف بہ

"تفسیرِ اشرفی"

"انوار الصفیٰ فی اسرار الجلی والخفی" اردو ترجمہ موسوم بہ "پاکیزہ صفات"

صاحبزادہ سید اظہار اشرف جیلانی

نام: سید التفاسیر المعروف بہ تفسیر اشرفی

مفسر: شیخ الاسلام حضرت علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی مدظلہ العالی

جلدیں: یہ ۱۰ جلدوں پر مشتمل ہے۔

ناشر: گلوبل اسلامک مشن، نیویارک، یو۔ایس۔اے

زیرِ نظر نسخہ: اشاعتِ اوّل ۲۰۱۳ء

تفسیر کا مختصر تعارف وامتیازی خصوصیات:

زیرِ نظر تفسیر سلیس اردو زبان میں اپنے طرز کی منفرد اور مفصل تفسیر ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بے شمار حکمتیں موجود ہیں، جو انسان کی شعوری صلاحیتوں میں بے پناہ اضافہ کرتی ہیں اور اُسے اللہ تعالیٰ کے فیض و برکات سے مشرف کرتی ہیں۔ اس تفسیر کے اوّل پارہ کی تفسیر محدث اعظم ہند حضرت علامہ سید محمد اشرف جیلانی قدس سرہ نے کی ہے اور باقی ۲۹ پاروں کی تفسیر کا کام ان کے فرزند حضرت علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی مدظلہ العالی نے سرانجام دیا ہے۔ تفسیر کی سب سے اہم اور دلچسپ خصوصیت یہ ہے کہ اس کی تفسیر نہایت سلیس اور آسان اردو میں ہے اور ترجمہ کو تفسیر میں اس طرح پرودویا گیا ہے کہ شروع سے آخر تک ہر سطر اور ہر لفظ ایک دوسرے سے مربوط نظر آتا ہے۔ اللہ رب العزت کا جس پر خاص فضل ہوتا ہے اُس بندے کی سوچ، علم، تحقیق، الفاظ میں کمال پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ جس کے باعث ترجمہ اور آیات کا ربط سمجھنے میں دقت محسوس نہیں ہوتی۔ اس لحاظ سے یہ تفسیر واقعی ایک اہم اور منفرد تفسیر ہے۔ اس کے علاوہ مصنف دیباچہ میں رقمطراز ہیں:

"اس تفسیری حاشیہ نگاری میں مَیں نے مندرجہ ذیل باتوں کا لحاظ کر رکھا ہے: کہیں کہیں معتبر تفاسیر کا خلاصہ پیش کیا ہے اور کہیں کہیں اس کا پورا اقتباس من وعن نقل کر دیا ہے۔ الغرض اس میں جو کچھ ہے وہ اللہ کی دی ہوئی حکمت سے مختلف تفاسیر کو سمجھ کر پیش کیا گیا ہے، اس تفسیر میں فقہی، کلامی اور فنی بحثوں کو نہیں چھیڑا اس لیے کہ بنیادی طور پر یہ کاوش ان کے لیے ہے جو ارباب فضیلت نہیں ہیں بلکہ متوسط درجے کی علمی صلاحیت رکھتے ہیں یا بالکل ہی علم نہیں رکھتے۔ اس تفسیر میں اختلافی احکام ومسائل میں حنفی فقہ کو سامنے رکھ کر وضاحت کی گئی ہے۔ دلائل و براہین

https://www.ashrafia.net

سے حتی الامکان گریز کیا گیا ہے۔اس تفسیر کا مقصد صرف قرآن کریم کی تفہیم ہے۔لہٰذا اس قدر اختصار نہیں کہ بات واضح نہ ہو سکے اور اس درجہ تفصیل نہیں کہ آیات کو سمجھنے کے تعلق سے جس کی ضرورت نہیں تھی اس کو شامل نہیں کیا گیا المختصر میرا اس تفسیر پر یہ حاشیہ دراصل معتبر کتب تفاسیر سے مطالعہ کے ذریعہ حاصل کردہ مشاہدہ ہے"۔

الغرض "تفسیر اشرفی" میں رب کے فضل سے علوم وحکمت کی کثرت ووضاحت ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ صاحبِ تفسیر کو اس کام کے بدلے اپنا بے پناہ فضل عطا فرمائے۔آمین

......*

کتاب کا نام: پاکیزہ صفات

کتاب کا اصل نام: انوار الصفی فی اسرار الجلی والخفی

مؤلف: حضرت ابوالحسین حکیم حسین علی چشتی صابری

مترجم: مولانا محمد حبیب اللہ اویسی سترہ

صفحات: ۱۲۸

ناشر: مخدومیہ امیر جان لائبریری، نڑالی گرجر خان

طابع: القلم پبلی کیشنز، لاہور، پاکستان

محترم قارئین! تصوف ایک ایسا راستہ ہے جو انسان کو اللہ رب العزت کی معرفت حاصل کرنے کے قابل بناتا ہے، جس پر چل کر کوئی بھی مسلمان رب سے تعلق کو مضبوط کر کے رب کی چاہت کے مطابق زندگی گزار سکتا ہے، اس راہ پر مشکلات اور آزمائشیں بہت ہوتی ہیں، اس لیے اس راہ پر وہی لوگ چل پاتے ہیں جن کا تعلق کسی ایسے کامل شیخ سے ہو جو ہر قدم پر اس کی رہنمائی کرتے ہیں، اس راہ پر چلنے والے اللہ کے خاص بندے بن جاتے ہیں، یہ وہ راستہ ہے، جس پر چلتے ہوئے بہت سے لوگوں نے اپنے خالق ومالک کی حقیقت کو پہچانا ہے دنیا میں رہتے ہوئے، دنیا کی لذتوں کے مقابلے میں رضائے الٰہی کو ترجیح دی ہے، اس راستے پر چلتے ہوئے جب بندے کو اللہ رب العزت کا قرب حاصل ہوتا ہے اُس کے یادِ الٰہی اور تمنائے دیدارِ الٰہی میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔دنیا کی حقارت اُس کے سامنے ظاہر ہو جاتی ہے۔پھر جیسے جیسے اہل تصوف کے معاملات ومعمولات میں تبدیلی آتی ہے ویسے ہی وہ دنیا کی نظر میں عجیب وغریب بن جاتے ہیں، کوئی انہیں مجذوب کہتا ہے تو کوئی دیوانہ کہہ کر اُن کا تعارف کرواتا ہے، تو کسی میں اللہ رب کائنات ایسا کمال پیدا کر دیتا ہے کہ وہ بندوں کے درمیان میں رہ کر بہت سے لوگوں کے مسائل کے حل کر دیتا ہے۔اس راستے کے مسافروں کے حالات وواقعات میں ایسا اثر پیدا ہوتا ہے کہ جو بھی انہیں پڑھنے یا سننے کی سعادت حاصل کرتا ہے تو اُس کے دل میں بھی اللہ رب العزت کی محبت اور مزاج میں رُجوع الی اللہ راسخ ہونا شروع ہو جاتی ہے۔اسی لیے اہل تصوف کے حالات وواقعات کو لوگ لکھ کر کے کتابوں کی صورت میں محفوظ کر لیتے ہیں تاکہ اہل تصوف کی راہ پر چلنے کا ارادہ رکھنے والے کو پہلے سے اس راستہ کا کچھ نہ کچھ علم حاصل

https://www.ashrafia.net

ہو جائے۔ زیر نظر کتاب بھی تصوف کی راہ پر چلنے والے ایک ایسے شہوار کی حیات کے بارے میں مختصر سی جھلکیاں ہیں جنہیں فارسی زبان میں تحریر کیا گیا تھا، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کتاب کا اُردو زبان میں بھی ترجمہ کر دیا گیا۔ اس کتاب کا اصل نام "انوار الصفی فی اسرار الجلی والخفی" ہے۔ جس کا ترجمہ کرتے ہوئے مترجم نے اس کو "**پاکیزہ صفات**" کا نام دیا ہے یہ کتاب انوار الصفی شیخ صفی الدین حنفی الردولوی علیہ الرحمہ کے احوال وارشادات کا مجموعہ ہے۔

اس کتاب کے تفصیلی ابواب کچھ یوں ہیں:

پہلا باب.....ذکر اجداد

دوسرا باب.....ذکر درس وتدریس

تیسرا باب.....ذکرِ بیعت

چوتھا باب.....سیاحت واقوال

پانچواں باب.....قیام ردولی بعد سیاحت

چھٹا باب.....ذکر تابل

ساتواں باب.....سجادہ نشینی حضرت اسماعیل ووفات آنحضرت

آٹھواں باب.....حالات حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی

اور نواں باب.....احوال وتعمیر مقبرہ شیخ بندہ علی حنفی۔

اس کتاب کو بڑے احسن طریقے سے ترتیب دیا گیا ہے تا کہ قارئین کو اس کتاب کے سمجھنے میں کسی قسم کی کوئی مشکل پیش نہ آئے اور وہ بآسانی اس سے استفادہ کرنے میں کامیاب ہو سکیں اس کتاب کو پڑھ کر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس میں مؤلف نے صرف شیخ صفی الدین حنفی الردولوی علیہ الرحمہ کے احوال کو ہی جمع نہیں کیا بلکہ اولیاء، صوفیہ اور مشائخ کے احوال کو بھی بہترین انداز سے ہم تک پہنچانے کی بھرپور کوشش کی ہے تا کہ اس کتاب کو پڑھنے والا اہل تصوف کے احوال کو جان کر راہ طریقت پر چلنے کے لیے اپنے آپ کو تیار کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کے مؤلف کے درجات میں بلندی عطا فرما اور مترجم کو اس کام کے بدلے اپنی بہت سی رحمتیں عطا فرمائے۔

آمین

اعتکاف

تاجدارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص اللہ کی رِضا وخوشنودی کے لیے

ایک دن کا اعتکاف

کرے گا اللہ اس کے اور جہنّم کے درمیان

تین خندقیں حائل

کر دے گا۔ ہر خندق کی مسافت (یعنی دُوری) مشرق ومغرب کے فاصلے سے بھی زیادہ ہوگی"۔

(مُعْجَم اَوْسَط، ج:۵،ص:۲۷۹،حدیث:۷۳۲۶)

حضرت سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے:

"معتکف کو ہر روز ایک حج کا ثواب ملتا ہے"

(شُعَبُ الْاِیمان، ج:۳،ص:۴۲۵،حدیث:۳۹۶۸)

https://www.ashrafia.net

تاریخ

میدانِ بدر میں خدا پرستوں کا لشکر

جس کے ایک ہی وار نے عرب کے مشرکوں کی بے پناہ قوت کے پُرزے اُڑا دیئے تھے

جناب عبد المصطفیٰ اشرفی

آج سے ۱۴۰۰ برس پیشتر عرب کی سرزمین میں مقام بدر میں حق و باطل کا ایک فیصلہ کُن معرکہ ہوا تھا۔ ایک طرف بھوکے پیاسے غریب مسکین خدا پرستوں کی مختصر سی جماعت تھی اور دوسری طرف ہزاروں کا آہن پوش جرار لشکر اکثریت اور طاقت کے متوالوں نے خدا پرستوں کو دنیا سے مٹانے کے لیے یہ لڑائی لڑی تھی۔ اس لڑائی کا کیا انجام ہوا تھا؟ اس کی تفصیلات مندرجہ ذیل ہے۔ غور کیجئے کہ خدا نے اپنے نیک بندوں کی اس آڑے وقت میں امداد فرما کر کفر کی شوکت کو کس طرح پامال اور خاک بر دکیا اور اپنے وعدے اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنِیْن کو کس طرح سچا کر دکھایا۔

قریش کے پنجہ تعذیب وظلم سے نکل کر مسلمانوں کا مدینہ پہنچ جانا اور وہاں سکون واطمینان کے ساتھ ان کا رہنا سہنا روح بنا ہوا تھا۔ وہ خوب سمجھتے تھے کہ یہ لوگ اقتدار حاصل کر کے اگر انتقام نہ بھی لیں گے تو ان کے طلسم کدہ اصنام کو ضرور برباد کر کے رکھ دینے کی سعی کریں گے۔ اس لیے وہ ان کی طرف سے غافل نہ رہ سکتے تھے چنانچہ انہوں نے زور وشور سے مدینہ پر حملے کی تیاریاں شروع کر دیں اور منافقین و یہود کو بھی اپنی سازش میں شریک کر لیا۔ ان تینوں کو اقتدار اسلام کی صورت میں اپنا اپنا اقتدار بھی خطرے میں نظر آتا تھا۔ قریش نے نہ صرف ذاتی تیاریوں پر اکتفا نہیں کیا بلکہ تمام قبائل عرب جوان کے زیرِ اثر تھے اسلام کے خلاف سخت وشدید پروپیگنڈا کر کے انہیں دشمن بنا دیا اور جنگ پر آمادہ کر لیا۔

مدینے کے مسلمان قریش مکہ کی تیاریوں کی خبر سن کر بے تاب ہوئے جاتے تھے مگر چونکہ ابھی تک وحی الٰہی نے اجازت نہیں دی تھی اس لیے خاموش تھے۔ تاریخ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ مسلمان راتوں کو جاگا کرتے تھے اور خود حضور ﷺ بھی بیدار رہتے تھے۔ مسند دارمی میں ہے۔

لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُہُ الْمَدِیْنَۃَ وَ اٰوَتْھُمُ الْاَنْصَارُ رَمَتْھُمُ الْعَرَبُ عَنْ قَوْسٍ وَاحِدَۃً وَّ کَانُوْا لَا یَبِیْتُوْنَ اِلَّا بِالسِّلَاحِ وَلَا یُصْبِحُوْنَ اِلَّا فِیْہِ۔

ترجمہ: حضور ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم جب مدینہ آئے اور انصار نے انہیں لبیک کہا تو تمام عرب ایک ساتھ ان سے لڑنے

https://www.ashrafia.net

کوآمادہ ہوگئے اور صحابہ صبح تک ہتھیار بند ہوکر سوتے تھے۔
آخر ۱۴ صفر المظفر ۶ ھ کو یہ آیت نازل ہوئی۔

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِم بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَن يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ۔

ترجمہ: ان لوگوں کو لڑنے کی اجازت دی گئی ہے جن پر ظلم کیا گیا ہے اور اللہ ان کی مدد پر قادر ہے یہ لوگ ہیں جن کو بغیر حق کے گھروں سے صرف اس بات پر نکال دیا گیا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے۔ اس اجازت کے بعد حضور ﷺ نے فوراً مسلمانوں کو ساتھ لے کر میدان میں نہیں اترے بلکہ آپ نے انسدادی تدابیر اختیار کیں اور وہ صورت سوچی کہ قریش مصالحت پر مجبور ہوجائیں اور جنگ کی نوبت ہی نہ آئے

مدینہ طیبہ پر پہلا حملہ:

ابھی مدینے کے قرب وجوار کے قبائل سے معاہدہ ہوئے ایک ماہ کا عرصہ گزرا تھا کہ کرز بن جابر رئیس مکہ نے اچانک مدینے پر حملہ کردیا اور مویشی لوٹ کر فرار ہوگیا۔ حضور ﷺ نے صحابہ کی ایک جماعت کو اس کے تعاقب میں روانہ کیا مگر وہ ہاتھ نہ آیا۔

غزوۂ بدر کی بنیاد:

مکہ میں جنگ کی تیاریاں زور شور کے ساتھ جاری ہیں چونکہ مصارف جنگ کا انتظام کرنا تھا۔ اس لیے عادت قدیم اس سال بھی ایک بڑا بھاری تجارتی قافلہ بڑے ساز وسامان کے ساتھ شام روانہ کیا گیا روانگی قافلہ کے ایک ماہ بعد حضور ﷺ نے عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ سربراہی میں دس بارہ آدمیوں کی جماعت تفتیش حالات کے لیے روانہ کی۔ اتفاق سے مکہ کے چند لوگ جو شام سے سامان تجارت لا رہے تھے ان کا سامنا مسلمانوں سے ہوا۔ آپس میں مڈبھیڑ ہوئی اور اہل مکہ کا ایک آدمی عمرو بن حضر مارا گیا۔

پھر کیا تھا قریش مکہ پہلے ہی جنگ کے لیے تلے بیٹھے تھے اس واقعہ نے ان کے لیے چنگاری کا کام کیا سارے مکہ میں یہ بات مشہور کردی گئی کہ مسلمان قافلہ کو لوٹنے کے لیے آرہے ہیں اور آئندہ کے لیے شام کی تجارت بند کرنا چاہتے ہیں یہ سن کر باشندگان مکہ آگ بگولہ ہوگئے اور جنگ کے لیے کمر کس کر میدان میں نکل پڑے۔

مکہ سے قریش کی روانگی:

علامہ ابن عساکر نے لکھا ہے کہ مکہ معظمہ سے قریش بڑے ساز وسامان کے ساتھ نکلے ہزار آدمیوں کی جمعیت تھی۔ ۱۰۰ سو اروں کا رسالہ تھا تمام روسائے قریش اس فوج میں شامل تھے ابولہب کسی وجہ سے نہ آسکا تو اس نے اپنا قائم مقام بھیج دیا تھا اس فوج میں مشرکین مکہ کے وہ منتخب اور شجاع لوگ موجود تھے جن کی شہرت وعظمت کا سکہ تمام عرب پر بیٹھا ہوا تھا اور یہ لوگ فنون جنگ سے پوری طرح واقف اور ماہر تھے۔ غرض یہ دشمنانِ حق نہایت جوش وخروش کے ساتھ روانہ ہوکر مقام بدر پر خیمہ انداز ہوگئے۔

سرکارِ دوعالم ﷺ کا صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ:

جب حضور ﷺ کو یہ معلوم ہوا کہ قریشِ بدر میں آن پہنچے تو

https://www.ashrafia.net

آپ نے صحابہ کرام کو جمع کر کے مشورہ کیا۔ مہاجرین میں سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ وغیرہ نے جانثارانہ تقریریں کیں۔ حضور ﷺ انصار کی طرف نظر فرمائی تو انصار نے بر وقت بیعت یہ اقرار کیا کہ وہ اس وقت تلوار اُٹھائیں گے جب دشمن مدینہ پر چڑھ آئے گا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ انصاری نے کہا حضور ﷺ کا اشارہ ہماری طرف ہے۔ خدا کی قسم آپ فرمائیں تو ہم سمندر میں کود جائیں ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا یارسول اللہ! ہم موسیٰ کی قوم کی طرح یہ نہ کہیں گے فاذھب انت وربك فقتلا (آپ اور آپ کا خدا جا کر لڑیں) بلکہ ہم لوگ زندگی کے آخری لمحہ تک حق کی حمایت میں لڑیں گے۔

خدا پرستوں کا مٹھی بھر لشکر:

غرض ۱۲ رمضان ۶ ھ کو سرورِ کونین ﷺ تین سو سے کچھ زائد جاں نثاروں کے ساتھ شہر سے باہر نکلے ایک میل چل کر فوج کا جائزہ لیا جو کم عمر تھے واپس کر دیئے گئے۔ عمیر بن ابی وقاص بھی کمسن تھے جب ان سے واپسی کو کہا گیا تو رو پڑے اور پنجوں کے بل کھڑے ہو گئے تا کہ بلند قامت معلوم ہوں آخر حضور ﷺ نے اجازت دے دی۔ اس کمسن سپاہی سمیت اسلامی فوج کی کل تعداد ۳۱۳ تھی جن میں ۷۰ مہاجر اور باقی انصار شامل تھے۔ مشرکین مکہ کی مسلح و کثیر تعداد فوج کے مقابلہ میں خود مقداد اور زبیر بن العوام رضی اللہ عنہما گھوڑے پر سوار تھے اور باقی ستر اونٹوں پر صحابہ کرام نوبت بہ نوبت سواری کر رہے تھے۔ علَم حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے دستِ مبارک میں تھا۔ یہ مجاہدین حق غیر معمولی جوش و استقلال کے ساتھ اللہ اکبر کے نعرے لگاتے ہوئے میدان بدر میں پہنچے قریش چونکہ پہلے سے موجود تھے اس لیے انہوں نے مناسب موقعوں پر قبضہ کر لیا تھا۔ یہ اسلامی لشکر میدان بدر جس مقام پر فروکش ہوا اس جگہ کوئی چشمہ یا کنواں نہ تھا زمین ایسی ریتیلی تھی کہ اونٹوں کے پاؤں دھنس جاتے تھے۔ حباب بن منذر رضی اللہ عنہ کے مشورے سے مسلمانوں نے آگے بڑھ کر چشمہ پر قبضہ کر لیا اور آس پاس کے کنویں بیکار کر دیئے۔ رات ہو گئی تمام صحابہ کرام کمر کھول کر سو گئے۔ حضور ﷺ رات بھر بیدار رہ کر مصروف دعا رہے جب صبح ہوئی تو نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کی نماز کے بعد حضور ﷺ نے جہاد پر وعظ فرمایا۔

صف بندی:

نماز سے فراغت کے بعد صف آرائی شروع کی آپ کے دستِ مبارک میں ایک تیر تھا اس کے اشارے سے صفیں قائم کرتے تھے۔ مہاجرین کا علَم مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا۔ خزرج کے علمبردار حباب بن منذر رضی اللہ عنہ اور اوس کے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ مقرر ہوئے۔ صفوں کی ترتیب سے فارغ ہو کر حضور ﷺ نے بارگاہ قاضی الحاجات میں دعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے اس وقت خضوع کی حالت طاری تھی ہاتھ پھیلا کر فرما رہے تھے: ”خدائے قدوس! تو نے مجھ سے جو وعدہ کیا ہے وہ آج پورا کر“ محویت اور بیخودی کے عالم میں چادر کندھے سے

https://www.ashrafia.net

گر پڑتی اور آپ کو خبر تک نہ ہوتی تھی کبھی سجدے میں جاتے تھے اور عرض فرماتے: ''یا اللہ! اگر یہ چند نفوس آج مٹ گئے تو پھر قیامت تک تیری عبادت نہ کی جائیگی''۔ حضور ﷺ اسی حالت میں تھے کہ وحی نازل ہوئی اور فتح کی بشارت دی گئی آپ نے سر مبارک سجدہ سے اٹھایا اور مسلمانوں کو مژدہ سنایا۔

جنگ کا آغاز:

عربی قاعدہ کے مطابق مبارزہ سے جنگ شروع ہوئی مشرکین کی صفوں میں سے عتبہ، شیبہ اور ولید نامور جنگجو میدان میں آئے اور مسلمانوں کو صفوں میں سے عوف، معوذ اور عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم، مقابلے کے لیے نکلے۔ عتبہ وغیرہ نے ان سے دریافت کیا تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے جواب دیا ہم انصار ہیں عقبہ نے کہا ہم تم لوگوں سے نہیں لڑیں گے ہمارے مقابلے کے لیے ہمارے ہم قوم یعنی اہل قریش کو آنا چاہیے۔ حضور ﷺ کے حکم سے یہ تینوں انصار پلٹ آئے حضور ﷺ نے فرمایا اے حمزہ اٹھو اے عبیدہ بن الحارث بن عبد المطلب اٹھو، اے علی اٹھو۔ چنانچہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ میدان میں آئے اور فوراً شیبہ کو مار ڈالا اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ولید کو خاک پر گرا دیا۔ عبیدہ اور عتبہ نے ایک دوسرے پر خوب وار کیے اور ہر ایک نے اپنے مقابل کو زخمی کیا حضرت عبیدہ گر پڑے۔ اس اثنا میں حضرت حمزہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما دونوں جھپٹے اور عتبہ کو قتل کر دیا۔ یہ دونوں حضرات عبیدہ کو کندھے پر اُٹھا کر حضور ﷺ کی خدمت میں لائے۔ عبیدہ نے حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا میں دولتِ شہادت سے محروم رہا؟ حضور ﷺ نے فرمایا نہیں تم نے شہادت پائی یہ سنتے ہی اللہ اکبر کا نعرہ لگایا اور داعی اجل کو لبیک کہا۔

اب عام حملہ شروع ہو گیا دونوں طرف سے صفیں ٹوٹ پڑیں سخت خون ریزی ہوئی قریش کے بڑے بڑے سردار مارے گئے اور بہت تھوڑے عرصے میں لڑائی ختم ہو گئی۔ مسلمانوں میں سے ۱۴، افراد شہید ہوئے جن میں ۶ مہاجر اور باقی انصار تھے لیکن دوسری طرف رؤسائے قریش جو شجاعت میں نامور اور قبائل کے سپہ سالار تھے ایک ایک کر کے مارے گئے ان میں شیبہ عتبہ، ابو جہل زمعہ، عاص بن ہشام اور امیہ بن خلف قریش کے سرتاج تھے تقریباً ۷۰ آدمی قتل اور اسی قدر گرفتار ہوئے اسیران جنگ میں سے عقبہ بن ابی معیط اور نضر بن حارث قتل کر دیئے گئے۔ باقی گرفتار ہو کر مدینے آئے ان میں حضرت عباس حضرت عقیل (حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے بھائی) اور ابو العاص (حضور ﷺ کے داماد بھی تھے)۔

اسیرانِ جنگ کے ساتھ حسنِ سلوک:

جنگِ بدر کے قیدی دو دو چار چار صحابہ میں تقسیم کر دیئے گئے۔ ارشاد ہوا کہ ان کے ساتھ مہربانی کرو حسن سلوک سے پیش آؤ صحابہ نے اس حکم کی تعمیل بدرجہ اتم کی۔ ان کو عمدہ کھانا کھلاتے اور ہر طرح ان کی خدمت کرتے تھے۔ غرض اسیران جنگ کے ساتھ مسلمانوں نے بہترین سلوک کیا اور اس وقت تک کرتے رہے جب تک قریش فدیہ دے کر ان کو چھڑا کر نہ لے گئے۔

https://www.ashrafia.net

تذکرۂ علمائے اشرفیہ

حضرت حکیم سید اشفاق احمد اشرفی الجیلانی

المعروف اشومیاں دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ابوالحسین حکیم سید اشرف جیلانی

برصغیر پاک وہند کی تقسیم سے قبل اگر کوئی دہلی کے ریلوے اسٹیشن پر اتر کر کسی بھی تانگے والے سے کہتا کہ: اسے چراغ والوں کے یہاں جانا ہے تو بغیر پتہ وغیرہ پوچھے ہوئے سیدھا "**محلہ بلیماراں**" کی گلی قاسم جان لے جاتا، جہاں ایک مکان پر لکھا ہوا تھا "**مسکن سادات اشرفیہ**" یہی چراغ والوں کا گھر تھا جہاں مغل شہنشاہ شاہجہاں کے دور سے حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ (متوفی ۸۳۲ھ) کی اولاد کی ایک شاخ آباد تھی۔ یہ حضرات چراغ والے اس لیے مشہور تھے کہ ان کے یہاں حضرت مخدوم سمنانی قدس سرہ کے مزار مبارک پر جلا ہوا چراغ تھا۔ حضرت مخدوم سمنانی قدس سرہ کی یہ زندہ کرامت تھی اور آج بھی ہے کہ اگر کوئی چراغ ۴۰ روز آپ کے مزار مبارک پر جلایا جائے تو اس میں یہ تاثیر پیدا ہو جاتی ہے کہ پھر وہی چراغ ایک خاص طریقے کے مطابق مقررہ دنوں تک کسی آسیب زدہ شخص کے سامنے جلایا جائے تو اس چراغ کی برکت سے اللہ تعالیٰ وہ آسیب وغیرہ دور کر دیتا ہے۔ وہ چراغ ان حضرات کے پاس تھا جس سے لوگ فیضیاب ہوتے تھے، اس لیے یہ چراغ والوں کے نام سے مشہور تھے اس گھر میں ۱۸۹۱ء مطابق ۱۲۲۳ھ کو حکیم سید اشفاق احمد اشرفی الجیلانی عرف اشومیاں پیدا ہوئے، اگر چہ آپ کا تعلق پیر گھرانے سے تھا لیکن آپ نے طب کا پیشہ اختیار کیا۔ آپ مسیح الملک حکیم محمد احمد دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید تھے ہندوستان میں کشتہ سازی میں حکیم اشفاق احمد کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ بلیماراں میں ہی آپ کا "**جہانگیری دواخانہ**" ہوا کرتا تھا جہاں ہزاروں مریض روزانہ شفایاب ہوتے تھے۔

کچھوچھہ شریف سے جب کوئی بزرگ دہلی تشریف لاتے تو اسی مکان میں اشومیاں کے یہاں ہی قیام فرماتے تھے۔ خاص طور پر اعلیٰ حضرت سید شاہ علی حسین اشرفی الجیلانی المعروف اشرفی میاں (متوفی ۱۳۵۶ھ) حضرت سید مصطفیٰ میاں اشرفی الجیلانی قدس سرہ حضرت محدث اعظم ہند علامہ سید محمد اشرفی الجیلانی کچھوچھوی قدس سرہ (متوفی ۱۳۸۱ھ) حضرت سید محی الدین اشرف عرف اچھے میاں کچھوچھوی قدس سرہ، حضرت ابوالمسعود شاہ سید محمد مختار اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ (۱۴۱۷ متوفی ھ) سجادہ نشین آستانہ عالیہ

https://www.ashrafia.net

اشرفیہ سرکارکلاں کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں اور قیام پاکستان کے بعد بھی جب تک اشومیاں کے چھوٹے بھائی حکیم سید مختار احمد اشرفی الجیلانی قدس سرہ حیات رہے۔ بزرگان کچھوچھہ کی آمد اور قیام کا سلسلہ جاری رہا، حضرت محدث اعظم ہند کچھوچھوی قدس سرہ، حضرت سید مجتبیٰ اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ اور حضرت علامہ سید نعیم اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ، جائس شریف رائے بریلی قیام پاکستان کے بعد بھی اسی مکان **"مسکن سادات اشرفیہ"** میں ہی قیام فرماتے رہے۔ حکیم اشومیاں دہلی میں اپنے مکان پر ہر سال ۲۷ اور ۲۸ محرم الحرام کو بڑی پابندی سے حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کا عرس منعقد فرماتے۔ آپ عرس کے موقع پر سلسلہ اشرفیہ کا خاص لباس تاج اشرفی اور جبہ مبارک زیب تن کیا کرتے تھے کیونکہ آپ کو اعلیٰ حضرت سید شاہ علی حسین اشرفی الجیلانی عرف اشرفی میاں قدس سرہ سے سلسلہ اشرفیہ اور دیگر سلاسل طریقت کی اجازت وخلافت حاصل تھی عرس شریف میں بعد نماز مغرب قل شریف اور محفل سماع کا پروگرام ہوتا تھا جس میں دہلی کے جلیل القدر مشائخ اور دیگر اہل علم حضرات شرکت کرتے تھے۔

ہجرت پاکستان:

قیام پاکستان کے فوراً بعد ہی حکیم سید اشفاق احمد اشرفی الجیلانی قدس سرہ نے اپنے اہل خانہ کے ساتھ نومبر ۱۹۴۷ء میں کراچی ہجرت فرمائی اور یہاں میٹھادر کے علاقے میں **"جہانگیری دواخانہ"** قائم کیا جو ۱۹۶۳ء تک قائم رہا، جب تک آپ کے صاحبزادے حکیم سید اشتیاق احمد عرف چھمن میاں حیات رہے۔ دواخانہ میں آپ کے ساتھ آپ کے صاحبزادگان حکیم سید اخلاق احمد اشرفی الجیلانی (متوفی ۱۹۹۳ء)، حکیم سید اقبال احمد اشرفی الجیلانی (متوفی ۱۹۸۰ء) اور حکیم سید اشتیاق احمد اشرفی الجیلانی عرف چھمن میاں علیہ الرحمہ (متوفی ۱۹۶۳ء) باقاعدگی سے مطب کیا کرتے تھے، جب کہ سب سے چھوٹے صاحبزادے سید محی الدین اشرف اشرفی الجیلانی جو زیر تعلیم تھے۔ دوپہر تک آپ کے پاس مطب میں بیٹھا کرتے تھے اور آپ کی صحبت با فیض سے مستفید ہوتے تھے۔

حکیم سید اشتیاق احمد آپ کے تیسرے صاحبزادے چھمن میاں، حضرت مخدوم سید محمد طاہر اشرف اشرفی الجیلانی کے داماد تھے۔ اکثر شام کے اوقات میں اپنے سسرال **"مسکن سادات اشرفی الجیلانی"** فردوس کالونی میں مطب کیا کرتے تھے۔ چھمن میاں نے عین جوانی ۱۹۶۳ء میں انتقال کیا، ان کے بعد میٹھادر کا دواخانہ بند کر دیا گیا۔ حکیم سید اخلاق احمد اور سید اقبال احمد نے لیاقت آباد نمبر ۶ راجمیری مسجد والی گلی میں گھر پر ہی دواخانہ قائم کر لیا تھا۔

حکیم سید اشفاق احمد اشرفی الجیلانی قدس سرہ صوفی منش انسان تھے لیکن کبھی صوفی یا پیر ہونے کا دعوی نہیں کیا۔ نہایت منکسر المزاج تھے۔ نفیس اور سادہ لباس زیب تن فرماتے تھے آپ ذکر خفی کیا کرتے تھے اور تہجد کی نماز بڑی پابندی سے ادا

https://www.ashrafia.net

فرماتے تھے۔ بزرگوں کے عاشق تھے خصوصا حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ سے آپ کو بڑی عقیدت تھی آپ کے پاس مخدوم صاحب کا خرقہ شریف۔ مزار شریف کا چراغ اور دیگر تبرکات تھے، جو آپ اپنے ساتھ پاکستان لے آئے تھے۔ یہاں بھی آپ اس اہتمام کے ساتھ مخدوم صاحب کا عرس کیا کرتے تھے اور عرس کے موقع پر ان تبرکات کی زیارت کراتے تھے، آپ کے یہاں روزانہ کراچی کے مشائخ اور اہل علم حضرات کی محفل سجتی تھی۔ حکیم اشو میاں اپنے خاندان کے بزرگوں کا بے حد احترام کرتے تھے اور ان کے متعلق کوئی نازیبا جملہ برداشت نہیں کرتے تھے۔

ایک مرتبہ ایک صوفی صاحب میرے دادا حضرت سید محمد طاہر اشرف جیلانی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت اس وقت وظیفہ میں تھے، جس کے لیے صوفی صاحب کو انتظار کرنا پڑا جب حضرت قطب ربانی قدس سرہ وظیفہ سے فارغ ہوئے تو صوفی صاحب انتظار کر کے جا چکے تھے اور ایک پرچہ پر حضرت کے بارے میں کچھ ناراضگی کا اظہار کر گئے تھے۔ حضرت قطب ربانی کو پڑھ کر بہت افسوس ہوا اور یہ پرچہ حکیم سید اشفاق احمد اشرفی کو بھجوا دیا۔ حکیم صاحب نے جب تحریر پڑھی سخت ناراض ہوئے صوفی صاحب کو بلوا کر سخت غصہ کا اظہار فرمایا کہ: ''تم حضرت مخدوم سمنانی علیہ الرحمہ کے سلسلے میں مرید یا خلیفہ ہو اور وہ ان کے شہزادے ہیں۔ شہزادوں کے بارے میں اس طرح تحریر کرنے کا تمہیں کس نے حق دیا، پہلے جا کر حضرت سے معافی مانگو''۔ صوفی صاحب نے پہلے حکیم صاحب سے معذرت کی پھر حضرت قطب ربانی علیہ الرحمہ سے معافی کے خواستگار ہوئے۔

حکیم اشفاق احمد اشرفی علیہ الرحمہ سے میرا ایک رشتہ یہ بھی ہے کہ وہ میرے سسر مخدوم سید محی الدین اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ کے والد تھے۔ میں نے مناسب سمجھا کہ خانوادہ اشرفیہ کے اس جلیل القدر شخصیت کے مختصر حالات قارئین تک پہنچاؤں۔

حکیم صاحب ۲۹ رمضان المبارک ۳ جون ۱۹۵۴ء چند روز علیل رہ کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ کی نماز جنازہ تاج العلماء حضرت مفتی عمر نعیمی اشرفی علیہ الرحمہ (متوفی ۱۳۸۵ھ) نے آرام باغ میں پڑھائی۔ نماز جنازہ میں اس وقت کی علمی اور روحانی شخصیات نے شرکت فرمائی۔ جن میں حضرت قطب ربانی سید محمد طاہر اشرف جیلانی، حضرت سید احمد اشرف جیلانی مولانا عبد القادر، سید آل حسن اشرفی، حضرت سید طیب اشرف جیلانی (متوفی ۱۹۹۱ء)، ڈاکٹر سید مظاہر اشرف جیلانی، صوفی پیر فاروق رحمانی (متوفی ۱۹۸۸ء)، مولانا ناصر جلالی (متوفی ۱۹۶۶ء) حضرت ارشاد اشرفی، مولانا مفتی مظفر فاروقی (متوفی ۱۹۷۱ء) حضرت مولانا عبد الحامد یونی (متوفی ۱۹۷۰ء)، حافظ احسان صاحب دہلوی، مولانا شبیر احمد صاحب دہلوی (متوفی ۱۹۹۸ء)، مولوی مشتاق احمد دہلوی اور حضرت مولانا ایوب دہلوی رحمۃ اللہ علیہم (متوفی ۱۹۷۹ء) اور دیگر شامل تھے۔ اسی روز حکیم سید اشفاق احمد اشرفی الجیلانی کی تدفین کراچی کے سب سے قدیم قبرستان میوہ شاہ میں ہوئی۔

https://www.ashrafia.net

عرفانِ شریعت

فقہی سوالات کے جوابات

روزے، تراویح اور اعتکاف

کے متعلق مختصر اور اہم مسائل ...

حضرت علامہ مفتی سعید احمد اشرفی دامت برکاتہم العالیہ

روزے کے مسائل

سوال: روزہ کی فضیلت کیا ہے؟

جواب: من صام رمضان ایمانا و احتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جس نے ایمان کی وجہ سے اور ثواب کے لیے رمضان کے روزے رکھے، اس کے اگلے گناہ بخشے جائیں گے۔ (صحیح بخاری، کتاب الایمان، حدیث: ۳۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

لوان رجلا صام یوما تطوعا ثم اعطی ملء الأرض ذهبا ثم یستوف ثوابه دون یوم الحساب.

یعنی اگر کسی نے ایک دن نفل روزہ رکھا اور زمین بھر اسے سونا دیا جائے جب بھی اس کا ثواب پورا نہ ہوگا اس کا ثواب تو قیامت ہی کے دن ملے گا۔

سوال: روزہ رکھنا کس پر فرض ہے؟

جواب: روزہ رکھنا ہر مسلمان عاقل، بالغ جو رمضان کو پائے اس پر فرض ہے۔

سوال: اگر جان بوجھ کر روزہ چھوڑا تو کیا حکم ہے؟

جواب: جان بوجھ کر روزہ چھوڑ نا سخت حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ مفہوم حدیث کے مطابق جس نے ایک دن کا روزہ جان بوجھ کر چھوڑ اوہ اگر پورا سال روزہ رکھتا رہے تو بھی اس ایک روزے کے برابر نہیں ہوسکتا۔

سوال: کن چیزوں سے روزہ مکروہ ہوجاتا ہے؟

جواب: جھوٹ، غیبت، چغلی، گالی دینا، بیہودہ بات کرنا، کسی کو تکلیف دینا، دھوکہ دینا، لڑائی جھگڑا کرنا، دشمنی کرنا، بلاضرورت اجنبی عورتوں سے بے تکلف ہونا، لہوولعب میں مشغول ہونا فحش حرکات کرنا، فحش گوئی کرنا، ظلم کرنا، فحش چیزیں دیکھنا، بلکہ ہر قسم کا گناہ روزے کی روحانیت کو ختم کر دیتا ہے اور روزہ مکروہ ہوجاتا ہے۔

سوال: کن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: جان بوجھ کر کھانا، پینا، جماع کرنا، ناک میں وکس لگانا، آکسیجن ماسک لگانا، جان بوجھ کر الٹی کرنا، سگریٹ، حقہ

https://www.ashrafia.net

شیشہ پینا، جان بوجھ کر گیس حلق سے اتارنا ، پیری ٹونیل ڈائلیس کرانا، دل کے مریض کا زبان کے نیچے دوائی رکھنا جان بوجھ کر جلتی اگربتی کو سونگھنا، مشت زنی کرنا، بیوی سے بوس وکنار کرتے ہوئے انزال ہوجانا، نسوار لگانا، ٹوتھ پیسٹ یا منجن استعمال کرنا جب کہ اس کے اجزاء حلق سے نیچے اتر جائیں۔

سوال: کن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا؟

جواب: انجکشن لگوانا، گلوکوز چڑھوانا ،ہیموڈائلیسس کروانا آنکھ میں سرمہ لگانا، مسواک کا استعمال کرنا، کریم لگوانا اور فیشل کروانا غلطی سے کھانا یا پینا۔

سوال: روزہ کب چھوڑا جاسکتا ہے؟

جواب: سفر، حمل، بچے کو دودھ پلانا اور بیماری، بڑھاپا، ہلاک ہونے کا ڈر اور اکراہ شرعی ان میں سے کوئی عذر پایا جائے تو روزہ چھوڑا جاسکتا ہے۔

سوال: روزے ٹوٹنے پر کب کفارہ ہے؟

جواب: رمضان کا روزہ جان بوجھ کر توڑ ڈالنے سے کفارہ لازم آتا ہے اور کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے، یہ ممکن نہ ہو تو ساٹھ روزے مسلسل رکھے، یہ بھی ممکن نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلائے۔

سوال: کفارہ لازم ہونے کی کیا شرائط ہیں؟

جواب: ہر روزے کے ٹوٹنے پر کفارہ لازم نہیں ہوتا بلکہ کفارے کے لازم ہونے کے لیے کچھ شرائط ہیں۔

۱۔ رمضان کے مہینے میں رمضان کا روزہ ادا کرنے کی نیت سے روزہ رکھا ہے۔

۲۔ روزہ دار مقیم ہو مسافر نہ ہو۔

۳۔ رات ہی سے روزہ کے نیت کی ہو یعنی سحری کے وقت میں ہی روزہ کی نیت کر لی ہو فجر طلوع ہونے کے بعد روزے کی نیت کی اور پھر دن میں روزہ ٹوٹ گیا تو اب کفارہ نہیں ہوگا۔

۴۔ روزہ توڑنے کے بعد کوئی ایسی حالت نہ پائی جائے جس سے روزہ چھوڑنے کی اجازت ہو۔ مثلاً عورت نے روزہ ظہر میں توڑا اور افطار کا وقت ہونے سے پہلے اسے حیض آ گیا تو اب اس روزے کا کفارہ نہیں ہوگا۔

سوال: روزے کی حالت میں انہیلر استعمال کرنا کیسا ہے؟

جواب: انہیلر کے استعمال سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

سوال: روزے کی حالت میں انجکشن لگوانا کیسا ہے؟

جواب: روزے کی حالت میں گوشت میں یا رگ میں انجکشن لگوایا جاسکتا ہے اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

سوال: حیض روکنے کے لیے مصنوعی طریقہ اختیار کرنا کیسا ہے؟

جواب: اگر عورت رمضان میں حیض روکنے کے لیے دوائی یا گولیاں استعمال کرے تو اب اس پر ان دنوں میں بھی روزہ لازم ہے جن میں اسے حیض آیا کرتا تھا۔

سوال: حمل روکنے کے لیے عورت روزے کی حالت میں شرمگاہ میں لوپ یا چھلا رکھوائے تو روزہ فاسد ہوگا یا نہیں؟

جواب: روزے کی حالت میں لوپ یا چھلا رکھوایا جائے تو روزہ فاسد ہوجاتا ہے البتہ اگر بازو کی رگ میں کیپسول رکھوایا

https://www.ashrafia.net

تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

سوال: کان میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

جواب: کان میں دوا ڈالنے سے جدید تحقیق کے مطابق روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

سوال: نزلہ کی دوا سونگھنا کیسا ہے؟

جواب: صرف دوائی سونگھنا کہ جس سے اس کے اجزاء اندر نہیں جاتے اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

سوال: آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

جواب: جدید تحقیق کے مطابق فقہاء کے نزدیک آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

سوال: آنکھ میں لینس لگانا کیسا ہے؟

جواب: آنکھ میں لینس لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ البتہ جن علماء کے نزدیک آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ان کے نزدیک لینس لگانے سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔ جن مسائل میں اختلاف ہے ان میں احتیاط کرنی چاہیے کہ بغیر ضرورت ان کا استعمال نہ ہی کیا جائے تو بہتر ہے۔

سوال: گاڑیوں کا دھواں اگر حلق سے نیچے اتر گیا تو روزے کا کیا حکم ہوگا؟

جواب: اس کی دو صورتیں ہیں۔

۱۔ دھواں اگر جان بوجھ کر اپنے ارادے سے نیچے اتارا تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔

۲۔ اگر بغیر ارادے کے غلطی سے دھواں نیچے اتر گیا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

سوال: روزے کی حالت میں دندا سا یا مسواک استعمال کرنا کیسا ہے؟

جواب: مسواک کرنا سنت ہے تو روزے کی حالت میں بھی سنت ہے جب کہ دندا سہ استعمال کرنا منع ہے۔

سوال: روزے کی حالت میں غسل واجب ہو تو روزہ ٹوٹے گا یا نہیں؟

جواب: اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

سوال: روزے کی حالت میں بال کٹوانا، ناخن کاٹنا کیسا ہے؟

جواب: روزے کی حالت میں بال یا ناخن کاٹنے سے روزہ پر کچھ اثر نہیں پڑے گا کٹوائے جا سکتے ہیں۔

سوال: خون ٹیسٹ کروانا یا خون عطیہ کرنا روزے کو توڑتا ہے یا نہیں؟

جواب: روزے کی حالت میں خون ٹیسٹ یا عطیہ کروایا جا سکتا ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، البتہ اگر یہ کام یہ جاننے کے باوجود کیے جائیں کہ اس سے کمزوری واقع ہوگی اور روزہ پورا کرنا مشکل ہو جائے گا تو اب یہ کام کرنا مکروہ ہے۔

سوال: ماؤتھ واش سے کلی کرنے سے روزہ ٹوٹے گا یا نہیں؟

جواب: روزے کی حالت میں ماؤتھ واش کا استعمال منع ہے کیونکہ یہ ذائقہ دار ہے اور روزے کی حالت میں بغیر عذر کے ذائقے دار چیز منہ میں رکھنا مکروہ ہے۔ اس لیے اس سے روزہ مکروہ ہو جائے گا۔

https://www.ashrafia.net

سوال: کوئی شخص روزے کی حالت میں بیماری یا ایکسیڈنٹ کی وجہ سے بے ہوش ہوگیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: روزے کی حالت میں بے ہوش ہوا، رات کے وقت ہوش آیا تو اس کا روزہ ہو جائے گا۔ اگر ایک دن سے زائد دنوں تک بے ہوش رہا تو پہلے دن کا روزہ ہوگیا، باقی دنوں کی قضاء لازمی ہے اور اگر اسی ہی دن ہوش آ گیا تو روزہ باقی ہے۔

سوال: مکھی یا مچھر منہ میں چلا گیا اور حلق سے نیچے اتر بھی گیا تو اب روزے کا کیا حکم ہوگا؟

جواب: اگر جان بوجھ کر ان کو نہیں نگلا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

سوال: روزے کی حالت میں پرفیوم استعمال کرنا کیسا ہے؟

جواب: پرفیوم یا عطر یا کسی بھی قسم کی خوشبو لگائی جاسکتی ہے یہاں تک کہ پھول بھی سونگھا جاسکتا ہے اس سے روزے پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

سوال: دائمی مریض کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا شخص جو مریض ہے بوڑھا ہے اور غالب گمان ہے کہ وہ کبھی بھی روزہ نہیں رکھ پائے گا تو ایسا شخص اگر روزہ رکھے اور انجکشن وغیرہ سے کمی پوری کر سکے تو اسے چاہیے کہ وہ روزے رکھے، وگرنہ وہ ایک روزے کے بدلے ایک صدقہ فطر کی مقدار یعنی دو کلو آٹا یا اس کی قیمت بطور فدیہ دے اور یہ فدیہ کسی مستحق زکوۃ کو دے۔

سوال: سحری کے وقت اٹھا اور غسل واجب تھا تو کیا بغیر غسل کے سحری کر سکتے ہیں؟

جواب: بہتر یہ ہے کہ سحری سے پہلے غسل کیا جائے البتہ اگر سحری کا وقت قلیل بچا ہے تو کلی کر کے سحری کر لیں اور بعد میں غسل کر لیں مگر روزے کی حالت میں احتیاط کرنی چاہیے کہ ناک میں پانی ڈالنے اور کلی کرنے میں مبالغہ نہ کیا جائے۔

سوال: بغیر عذر کوئی روزہ چھوڑے تو اس پر کفارہ ہے یا نہیں؟

جواب: اگر جان بوجھ کر بغیر عذر شرعی رمضان کا ایک بھی روزہ چھوڑا یہ روزہ توڑنے سے بڑا جرم ہے اور اتنا بڑا جرم کہ کسی کفارے سے اس کی تلافی نہیں ہوسکتی اس لیے ایسا شخص فاسق ہے اور مستحق عذاب ہو جاتا ہے اس کی معافی صرف سچی توبہ اور اس روزے کی قضاء سے ممکن ہے۔

سوال: سحری کب بند کریں؟

جواب: بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اذان ختم ہوگی تو سحری بند کریں گے یہی تصور سائرن بجنے کے وقت ہوتا ہے کہ جب تک سائرن بج رہا ہے کھا سکتے ہیں۔ ایسا کرنے سے روزہ شروع ہی نہیں ہوگا۔ اذان کا تعلق نماز فجر سے ہے سحری سے نہیں سحری تو وقت پر ختم کرنا ہی ضروری ہے۔

سوال: بغیر سحری کے روزہ رکھا تو روزہ ہوگا یا نہیں؟

جواب: سحری کرنا سنت ہے شرط نہیں۔ زوال سے پہلے اگر روزہ کی نیت کر لی تو روزہ ہو جائے گا اگرچہ سحری نہ کی ہو۔

سوال: روزہ کی حالت میں گیم کھیلنا کیسا ہے؟

جواب: روزے کی حالت میں کوئی بھی گیم کھیلنا روزے کے فیوض و برکات کے منافی ہے۔ فتاویٰ بریلی شریف میں ہے کہ

https://www.ashrafia.net

"بے شک ان کی وجہ سے روزہ مکروہ ہوجاتا ہے"۔

تراویح کے مسائل

سوال: نماز تراویح کی کتنی رکعتیں ہیں بیس یا آٹھ؟

جواب: نبی کریم ﷺ کا عمل صحابہ کرام اور گزشتہ چودہ سو سالوں سے اُمتِ مسلمہ بیس رکعتیں تراویح پڑھتی چلی آ رہی ہے۔ جس کے بہت سے دلائل ہیں مثلاً حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

ان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی فی رمضان عشرین رکعۃ والوتر

یعنی رسول اللہ ﷺ رمضان میں بیس رکعتیں اور وتر پڑھا کرتے تھے (مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب صلوۃ التطوع، الحدیث ۶۹۲۰)

سوال: نابالغ لڑکا تراویح پڑھا سکتا ہے؟

جواب: نابالغ لڑکا بالغ اور بڑے حضرات کو تراویح نہیں پڑھا سکتا البتہ باشعور ہے اور بچوں کی امامت کروائے تو جائز ہے۔ علامہ علاء الدین ابوبکر کاسانی فرماتے ہیں کہ:

الصبی العاقل یصلح امام فی الجملۃ بان یؤم الصبیان فی التراویح۔

یعنی سمجھدار بچہ بعض کی امامت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اس طور پر کہ وہ تراویح میں بچوں کی امامت کروائے (بدائع الصنائع، ج۱، ص۱۵۰)

سوال: داڑھی منڈے یا داڑھی چھوٹی کروانے والے کے پیچھے تراویح پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: داڑھی منڈوانے یا ایک مشت سے کم کروانے والے کے پیچھے نماز تراویح یا کوئی بھی نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور بچنا لازم ہے، اگر پڑھ لی تو لوٹانا واجب ہے۔

سوال: اگر عشاء کی فرض نماز تنہاء پڑھی تو اب وتر جماعت کے ساتھ پڑھیں گے یا اکیلے؟

جواب: اگر عشاء کی فرض نماز اکیلے پڑھی تو وتر جماعت کے ساتھ پڑھنا جائز ہے البتہ امام الشاہ احمد رضا خان علیہ الرحمہ نے اختلاف علماء سے بچنے کے لیے اکیلے پڑھنا افضل قرار دیا ہے۔

سوال: اگر تراویح میں دو رکعت کی نیت باندھی اور دوسری رکعت میں قعدہ میں بیٹھنے کے بجائے تیسری کے لیے کھڑا ہو گیا تو اب کیا حکم ہے؟

جواب: اس میں دو صورتیں ہیں۔

۱۔ تیسری رکعت کے سجدے سے پہلے یاد آ گیا تو لوٹ آئے قعدہ کرے اور سجدہ سہو کرے۔

۲۔ تیسری رکعت کا سجدہ کر لیا تو چوتھی بھی ملائے اور آخر میں سجدہ سہو کرے لیکن یہ دو ہی رکعت شمار کی جائیں گی۔

سوال: اگر تراویح کی کچھ رکعتیں فاسد ہو گئیں مثلاً ایک رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا تو اس ایک رکعت میں جو قرآن پاک تلاوت کیا تھا وہ ختم قرآن میں شمار ہوگا یا الگ رکعتوں میں دوبارہ پڑھنا پڑے گا؟

جواب: جب یہ رکعتیں فاسد ہو گئیں تو ان میں پڑھا گیا قرآن بھی دوبارہ پڑھنا پڑے گا۔ (الجوھرۃ النیرۃ، کتاب الصلوۃ ص۹۸)

سوال: تراویح میں ایک آیت کو بار بار پڑھنا کیسا ہے؟

https://www.ashrafia.net

جواب: تراویح میں بعض اوقات حافظ غلطی اور بھول جانے کی وجہ سے ایک آیت کو بار بار پڑھتا ہے اس سے نماز مکروہ نہیں ہوگی بھولنے یا غلطی کی وجہ سے آیات کی تکرار کرنا مکروہ نہیں ہے۔(فتاوی تاتارخانیہ، ج۱، ص۱۰۷)

سوال: کیا تراویح میں قرآن سنانے پر اجرت لینا جائز ہے یا جو خدمت کی جاتی ہے وہ لینا جائز ہے؟

جواب: احناف کا اصل مذہب یہی ہے کہ طاعات پر اجرت جائز نہیں ہے بعد کے علماء نے کچھ چیزوں میں اجرت کو جائز قرار دیا ہے مثلاً امامت وغیرہ لیکن ان میں تراویح نہیں ہے۔ البتہ اس کا طریقہ یہ ہوسکتا ہے کہ وقت کا اجارہ کرلیا جائے مثلاً دو گھنٹے روزانہ کے لیے ایک ماہ کی ملازمت اختیار کر لی جائے اور پھر اس وقت میں تراویح پڑھانے کا کہا جائے۔

سوال: کیا ایک مسجد میں تراویح کی دو جماعتیں ہوسکتی ہیں؟

جواب: جائز ہے شرعاً کوئی حرج نہیں۔ بعض مساجد میں ایک مرکزی تراویح کی جماعت ہوتی ہے اور بالائی منزل پر دوسری جماعت کی جاتی ہے اگر ایک جماعت کی آواز دوسری تک نہ پہنچے تو کوئی حرج نہیں۔

سوال: چند روزہ ختم قرآن کے بعد باقی دنوں میں تراویح پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: پورے رمضان میں تراویح پڑھنا مرد و عورت کے لیے سنت مؤکدہ ہے۔ چاہے ایک مرتبہ ختم قرآن کرلیا ہو یا نہ کیا ہو۔ یعنی ایک جگہ مثلاً پندرہ روزہ تراویح میں مکمل قرآن سماعت کرلیا تو اب باقی دنوں میں تراویح معاف نہیں ہے بلکہ بقیہ دونوں میں بھی تراویح کا وہی حکم ہے البتہ دو قرآن پاک سماعت کرنے کا ثواب ضرور ملے گا۔

سوال: ٹیپ ریکارڈ یا ٹی وی کے ذریعے تراویح لائیو نشر ہو رہی ہو اور کوئی اس کی اقتداء میں تراویح ادا کرے تو کیا حکم ہے؟

جواب: نماز تراویح نہیں ہوگی۔ کیونکہ جماعت کے لیے ایک جگہ ہونا ضروری ہے۔

علامہ علاء الدین حصکفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ

ربط صلوۃ المؤتم بالامام بشروط عشرۃ نیۃ المؤتم الاقتداء واتحاد مکانہما وصلاتہما۔(الدر المختار کتاب الصلوۃ، باب الامامۃ، ص۵۵۰)

یعنی مقتدی کے امام کے ساتھ تعلق کی دس شرائط ہیں، مقتدی کا امام کی اقتداء کی نیت کرنا اور ان دونوں کی نماز اور جگہ کا ایک ہونا

اعتکاف کے مسائل

سوال: اعتکاف رمضان سے کیا مراد ہے؟

جواب: ماہ رمضان کے آخری عشرے میں یعنی بیسویں روزے کو سورج غروب ہونے سے لے کر انتیسویں یا تیسویں کے سورج غروب ہونے تک اللہ کی رضا کی نیت سے مسجد میں ٹھہرنا اعتکاف کہلاتا ہے۔

سوال: اعتکاف کی شرعی حیثیت کیا ہے اور اس کا مقصد کیا ہونا چاہیے؟

جواب: اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے اور اس کا مقصد ہر طرف سے اپنا تعلق ختم کر کے یکسوئی کے ساتھ اللہ کا قرب

https://www.ashrafia.net

حاصل کرنا۔

سوال: اعتکاف کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: اعتکاف درج ذیل چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے۔

۱۔ بغیر روزے کے اعتکاف کرنا۔

۲۔ حاجت شرعیہ کے بغیر باہر نکلنا مثلاً جہاں اعتکاف میں ہے وہاں جمعہ کی نماز ہوتی ہے اس کے باوجود جمعہ کے لیے کہیں اور جانا۔

۳۔ حاجت طبعیہ کے بغیر باہر نکلنا مثلاً بغیر ضرورت کے استنجاء خانے جانا۔

۴۔ حاجت ضروریہ کے بغیر باہر نکلنا۔ مثلاً مسجد کے گرنے کا کوئی امکان نہ ہو اور یہ اپنے گمان کے مطابق خوف کی وجہ سے مسجد سے باہر نکل گیا۔

سوال: اعتکاف کی حالت میں گرمی کی وجہ سے نہانے سے اعتکاف ٹوٹے گا یا نہیں؟

جواب: اگر غسل خانہ مسجد کی چار دیواری کے اندر ہے تو گرمی کی وجہ سے نہانے سے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا۔

(ردالمختار، ج:۲، ص:۴۲۵)

سوال: اعتکاف کی حالت میں موبائل فون استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: ضرورت کے تحت استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جیسے گھر کے معاملات چلانے کے لیے ضروری بات کرنا وغیرہ اسی طرح مفتی صاحب کہ جن سے لوگ مسائل پوچھتے ہوں۔ اگر دینی و شرعی بات کے علاوہ موبائل پر بات کرنی ہو تو فناء مسجد میں جا کر بات کرے اور کم سے کم وقت خرچ کرے۔

سوال: مسجد کی پہلی منزل پر اعتکاف میں بیٹھ سکتے ہیں؟

جواب: بیٹھ سکتے ہیں، شرعاً کوئی حرج نہیں۔ مثلاً جماعت گراؤنڈ فلور پر ہوتی ہے اور پہلی منزل جمعہ کے لیے یا فقط عید کے لیے استعمال ہوتی ہے تو اس صورت میں پہلی منزل پر اعتکاف میں بیٹھنا جائز ہے کیونکہ وہ بھی مسجد ہی ہے۔

(ردالمختار، باب ما یفسد الصلوۃ)

سوال: اعتکاف کی حالت میں سگریٹ پینا نسوار رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: صحن مسجد سے نکل کر وضو خانے کی جگہ یا فناء مسجد میں پی سکتے ہیں اور نسوار بھی رکھ سکتے ہیں، لیکن خوب منہ صاف کرنے کے بعد ہی مسجد میں داخل ہوں۔

(فتاوی فیض الرسول، ج:۱، ص:۵۳۵)

سوال: اگر ڈاکٹر اعتکاف میں بیٹھے تو کیا وہ مریض کو دوا لکھ کر دے سکتا ہے؟

جواب: ضرورت کے وقت لکھ کر دے سکتا ہے۔ اسی طرح ضرورت کے وقت خرید و فروخت بھی کر سکتا ہے لیکن بہتر ہے کہ ان چیزوں سے بچے اور بلا ضرورت ان میں مبتلاء نہ ہو۔

(مجمع الانہر، ج:۱، ص:۲۵۷)

سوال: کیا عورت اعتکاف میں بیٹھ سکتی ہے؟

جواب: عورت اپنے شوہر کی اجازت سے بیٹھ سکتی ہے۔ وہ

https://www.ashrafia.net

اپنے گھر کی مسجد (یعنی وہ خاص جگہ جسے اپنے گھر میں عورت نے نماز کے لیے خاص کر رکھا ہو) میں اعتکاف کرے گی اگر ایسی کوئی جگہ پہلے مقرر نہیں تھی تو اعتکاف سے پہلے اسے مقرر کیا جاسکتا ہے۔ مسجد بیت سے عورت بلاضرورت نہیں نکل سکتی۔ اگر نکلی تو اعتکاف فاسد ہوجائے گا۔

(فتح القدیر، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ج ۲، ص ۲۴۳)

سوال: کیا عورت مسجد میں اعتکاف کرسکتی ہے؟

جواب: اگر فتنہ کا اندیشہ نہ ہو اور تمام نظام الگ تھلگ ہو مردوں کا داخلہ ممنوع ہو تو عورتوں کو ایسی مسجد میں اعتکاف کی اجازت ہے جیسا کہ مسجد نبوی ﷺ میں عورتوں کے لیے الگ جگہ مختص ہے، وگرنہ مسجد میں عورت کا اعتکاف ممنوع ہے۔

صدقۂ فطر

صدقہ فطر ہر مرد و عورت جو صاحب نصاب ہو اس پر واجب ہے۔ مرد کو اپنے اور اپنے نابالغ بچوں کی طرف سے صدقہ فطر دینا واجب ہے اگر اولاد اور بیوی مالدار ہوں تو یہ صدقہ فطر ان کے مال سے دیا جائے گا، مرد پر واجب نہیں۔ صدقہ فطر کی مقدار ۲ سیر ۳ چھٹانک ۶ ماشے گندم ہے۔ اناج یا اس کی قیمت حقداروں کو دے دے بہتر یہ ہے کہ نماز عید سے قبل صدقہ فطر ادا کرے اگر ایسا نہیں ہوسکا تو پھر بعد نماز عید الفطر ادا کرے

مسئلہ

صدقہ فطر عید الفطر کی صبح صادق طلوع ہونے پر واجب ہوتا ہے اگر کوئی بچہ طلوع فجر سے پہلے پیدا ہو یا کافر مسلمان ہوگیا یا نادار صاحبِ نصاب ہوگیا تو صدقہ فطر اس پر واجب ہے۔ اپنا صدقہ فطر، صدقات، زکوٰۃ اور عطیات اہلسنت و جماعت یا رسول اللہ ﷺ کہنے والے مدارس کو دیں ورنہ ادا نہیں ہوگا۔

اے پاک وطن ہے ترا اسلام مقدر

جناب محمد حنیف انصاری صاحب

اللہ رکھے صبح تری شام منور
اے پاک وطن ہے ترا اسلام مقدر
اے خاکِ وطن تُو رہے آباد و سدا شاد
سرسبز رہے اور رہے مثلِ گل تر
برسے گا یہاں ابر کرم ٹوٹ کے اِک دن
اللہ کی رحمت کا ہے سایہ ترے سر پر
صدقے میں شہ دین کے اے ارض مقدس
رحمت کا نزول ہوگا مرے ملک میں گھر گھر
دفنا دیا عوام نے ہر ایک اِزم کو
لہرائے گا اب پرچم اسلام سروں پر
یہ خاص شرف بھی ہے تجھے اور مجھے حاصل
ہیں سرورِ عالم ﷺ ترے رہبر، مرے رہبر
ہم شکر بجا لائیں حنیف آؤ خدا کا
اسلام کی دولت ہے عطا ہم کو سراسر

https://www.ashrafia.net

طب و صحت

روزہ

طبی نقطۂ نظر سے...

شہید پاکستان جناب حکیم محمد سعید صاحب (مرحوم)

روزہ جسے اسلام نے مسلمانوں پر فرض کیا ہے۔ ہر اعتبار سے انسان کو صحت سے ہمکنار کرتا ہے۔ ضرورت ہے کہ ہم اس سے پورا فائدہ اٹھائیں اور ماہِ رمضان میں کوشش کریں کہ ضرورت سے زیادہ اور اناپ شناپ نہ کھائیں بلکہ اعتدال سے کام لیں۔

عبادت کی نیت سے اور پابندی اوقات کے ساتھ کھانے پینے اور جنسی خواہشات سے باز رہنے کو "روزہ" کہا جاتا ہے۔ طبی اصطلاح میں غذا کو کیفیت یا کمیت کے لحاظ سے محدود کرنے کو "روزہ" کہہ سکتے ہیں۔

سائنس کی ترقی اور طبی تحقیقات نے یہ بات ثابت کر دیا ہے کہ انسان کی شخصیت ایک کُل ہے اور طبیعت انسانی کے افعال و وظائف نفس اور جسم دونوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ نفس کی صحت اور جسم کی صحت ایک دوسرے سے متعلق اور ایک دوسرے پر منحصر ہیں۔ جسمانی امراض صحت نفس پر اثر ڈالتے ہیں اور ذہنی یا نفسیاتی بیماریاں جسم کو بھی بیمار کر دیتی ہیں۔ بہت سے جسمانی امراض محض ذہنی انتشار یا نفسیاتی اختلال کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں اور اس وقت تک ان کی اصلاح نہیں ہو سکتی، جب تک نفسیاتی خرابی دور نہ ہو جائے اور نفس میں پوشیدہ گتھیاں نہ سلجھا دی جائیں۔ امراض کا نفسیاتی علاج کوئی نئی چیز نہیں ہے۔

حکمائے قدیم کے بہت سے معالجات تاریخ طب میں محفوظ ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے امراض کا نفسیاتی علاج کامیابی کے ساتھ کیا ہے۔ علمی پیش رفت اور جدید انکشافات نے بھی اس نقطہ نظر پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے کہ صحیح اور مکمل علاج کے لیے نفس اور جسم دونوں کے افعال کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ روزہ انسان کے نفس اور جسم دونوں پر اثر انداز ہوتا ہے اور دونوں کی اصلاح کرتا ہے۔ بھوک اور پیاس کی شدت میں سیر ہو کر کھانے اور تشنگی دور کرنے پر قادر ہونے کے باوجود جب آپ اپنے پروردگار کی خوشنودی کے لیے ان مطالبات کی تسکین نہیں کرتے اور تنہائی میں بھی جہاں آپ کو کوئی کھاتے پیتے نہیں دیکھ سکتا، اپنی بھوک پیاس نہیں مٹاتے، آپ کی روحانی قوتیں اور نفسی صلاحیتیں بڑی خوبی اور

https://www.ashrafia.net

تیزی کے ساتھ نشوونما پاتی ہیں۔ اس طرح روزہ انسان کی قوت برداشت، قوتِ ارادی اور قوتِ مدافعت کو ترقی دینے کا ذریعہ بنتا ہے۔ یہ وہ قوتیں اور صلاحیتیں ہیں، جو انسان کی مجموعی شخصیت اور ذہنی و جسمانی صحت کو قائم اور بحال رکھتی ہے۔ سماجی طور پر بھی روزہ دار بہت سے فوائد حاصل کرتا ہے۔ وہ پہلے کے مقابلے میں دوسروں سے خود کو قریب محسوس کرتا ہے اور اس طرح تمام روزے داروں میں اشتراک و تعاون اور جذباتی موانست اور مفاہمت کی فضاء پیدا ہو جاتی ہے۔ خوش گوار سماجی فضا اور ہم آہنگ ماحول انسانی صحت کے لیے اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔

ماہرین طب و صحت طویل تجربات اور سائنسی مشاہدات کے بعد اس فیصلے پر پہنچے ہیں کہ ایک صحتمند انسان پر روزے کا کوئی نقصان دہ اثر نہیں پڑتا اور نہ جسمانی نظام میں کوئی خرابی یا کمزوری پیدا ہوتی ہے۔ روزہ رکھنے سے دو کھانوں کے درمیان وقفہ معمول سے کچھ زیادہ بڑھ جاتا ہے لیکن ۲۴ گھنٹوں کے دوران مجموعی طور پر جسم کو اتنے ہی حرارے یا کیلوریز حاصل ہو جاتے ہیں اور اتنی ہی مقدار میں پانی اور دیگر سیال اجزاء پہنچ جاتے ہیں جتنے عام دنوں میں پہنچتے ہیں۔ قدرتی علاج کے ماہرین نے بھی روزے کو بڑی اہمیت دی ہے۔ فاقہ ایک باقاعدہ اور موثر علاج ہے، جس کا ذکر طب کی ابتدائی تاریخ میں بھی ملتا ہے۔ جدید تہذیب اور عہد حاضر کی پیدا کردہ بیماریوں اور تہذیبی عادات کے علاج کے لیے بھی روزہ سے بہتر کوئی صورت نہیں ہے۔ بعض امراض میں فاقے کے فوائد کا تجربہ بہت سے لوگوں کو ہوگا۔ تجربے میں آیا ہے کہ بعض اوقات جب دوسری علاجی تدابیر کارگر نہیں ہوئیں تو فاقے سے جسم کے طبی افعال کو بحال ہونے کا موقع مل جاتا ہے۔ ترک غذا ئیں جسم کے خودکار نظام یا قوت مدبرہ بدن کو فراغت میسر آ جاتی ہے اور وہ غذا کے ہضم و جذب میں صرف ہونے کے بجائے مرض کے دفاع اور توانائی کی بحالی میں صرف ہوتی ہے۔ روزے کی حالت میں قوت مدبرہ بدن یکسو اور محفوظ رہ کر جسم کی صفائی میں لگ جاتی ہے اور ہر قسم کے مواد کو جسم سے نکال پھینکتی ہے۔ اس طرح بیماریوں کا امکان کم ہو جاتا ہے اور دفاعی نظام جسم نئی طاقت حاصل کر کے اپنے صحت بخش اثرات ظاہر کرنا شروع کر دیتا ہے۔

اطباء کا قول ہے کہ: **"تم ایک بیمار آدمی کے معدے سے غذا نکال لو اس طرح تم بیمار کو کمزور نہیں کرو گے، بلکہ بیماری کو کمزور کر دو گے"**۔ اکثر لوگ خاص طور پر خوش حال افراد جو غذا کھاتے ہیں، اس میں کم سے کم ۲۵ فیصد زائد از ضرورت ہوتی ہے۔ کم کھانے سے دماغ اور اعصاب دونوں کسل اور کاہلی سے آزاد اور محفوظ رہتے ہیں۔ انسان جاق و چوبند اور چست و چالاک رہتا ہے۔ روزے سے دماغ اور اعصاب ہضم کو زہروں کے دفع کرنے کی فرصت و طاقت میسر آ جاتی ہے۔ تیسرا فائدہ یہ ہے کہ پورے جسمانی نظام کو اس بات کا موقع مل جاتا ہے کہ وہ چست و چالاک رہتے ہیں۔ روزے سے دماغ اور

https://www.ashrafia.net

اعصاب کے افعال بہت کچھ اصلاح پذیر ہوجاتے ہیں۔

روزے کے بہت سے فائدوں میں سے چند اہم طبی فوائد یہ ہیں:

پہلا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ غذا کی غیر ضروری رسد رک جاتی ہے جس سے زہریلے مواد بنے کا امکان ختم ہوجاتا ہے۔

دوسرا فائدہ یہ ہے کہ غذا کے جسم میں موجود نہ ہونے کی وجہ سے آلات اپنی تمام قوتوں کو جمع کر کے صحت بخش افعال کو تحریک دے کر ان کو بیماری کے مقابلے پر آمادہ کرلیتا ہے۔

روزہ جسے اسلام نے ہر مسلمان پر فرض کیا ہے، یہ ہر اعتبار سے انسان کو صحت سے ہمکنار کرتا ہے۔ ضرورت ہے کہ ہم اس سے پورا فائدہ اٹھائیں اور ماہِ رمضان میں کوشش کریں کہ ضرورت سے زیادہ اور اناپ شناپ نہ کھائیں۔

● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ●

روزے کے طبی فوائد

* جسم سے زہریلے مادوں کا اخراج ہوتا ہے۔
* معدے کی تکالیف، اس کی بیماریاں ٹھیک ہوجاتی ہیں اور نظامِ ہضم بہتر ہوجاتا ہے۔
* روزہ پھیپھڑوں کو آرام مہیا کرتا ہے اور اس سے پھیپھڑوں میں جما ہوا خون بھی صاف ہوجاتا ہے۔
* روزہ سر درد اور گھبراہٹ دور کرتا ہے، اس سے طبیعت میں تازگی پیدا ہوتی ہے۔
* روزہ شوگر لیول اور کولیسٹرول کو اعتدال لاتا ہے۔
* دورانِ خون میں کمی ہوجاتی ہے اور دل کو آرام پہنچتا ہے۔
* موٹاپے میں کمی واقع ہوتی اور اِضافی چربی ختم ہوجاتی ہے
* روزہ دار کے جسم میں دوسروں کی نسبت قوتِ مدافعت زیادہ ہوتی ہے۔
* انسولین استعمال کرنے میں کمی واقع ہوتی ہے۔
* جگر کے اِرد گرد جمع شدہ چربی کم ہوجاتی ہے۔
* کھال (Skin) اور چھاتی (Breast) کے کینسر کا خطرہ کم رہتا ہے۔
* جسمانی کھچاؤ، ذہنی تناؤ، ڈپریشن اور نفسیاتی امراض کا خاتمہ ہوتا ہے۔
* بے اولاد خواتین کے ہاں اولاد ہونے کے امکانات کئی گنا بڑھ جاتے ہیں۔
* جسم میں جلن پیدا کرنے والے مرکبات کم ہوجاتے ہیں۔
* ناخن، سر کے بالوں کی نشوونما اور ان کی مضبوطی میں اضافہ ہوتا ہے۔
* روزہ بصارت کو تیز کرتا ہے۔
* جدید تحقیق کے مطابق روزہ انسان کی جلد اور بینائی کو بھی بہتر کرتا ہے۔
* روزے کی حالت میں انسانی جسم میں موجود ایسے ہارمونز حرکت میں آجاتے ہیں جو بڑھاپے کے خلاف مزاحمت کرتے ہیں۔

● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ● ●

https://www.ashrafia.net

الاشرف نیوز

صاحبزادہ سید صابر اشرف جیلانی

سالانہ عرس غریب نواز علیہ الرحمہ:

۱۲ر جنوری بروز جمعہ بعد نمازِ عشاء جناب محمد اسماعیل غنی اشرفی و برادران کی جانب سے سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی اجمیری نور اللہ مرقدہٗ کے عرس مبارک کے موقع پر محفل سماع کا انعقاد کیا گیا۔ جس کی صدارت فخر المشائخ ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی نے فرمائی۔ محفل کا آغاز قل خوانی سے کیا گیا نہایت عقیدت ومحبت اور آداب کے ساتھ قوال حضرات اوران کے ہمنواء نے عارفانہ کلام پیش کیے۔ محفل میں خانوادۂ اشرفیہ کے شہزادگان نے بھی شرکت کی، اختتام پر لنگرِ چشتیہ اشرفیہ کا اہتمام کیا گیا۔

حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی کا دورۂ ہالینڈ:

حضرت فخر المشائخ ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی اپنے برادرِ اصغر زینت المشائخ ابوالحسین حکیم سید اشرف جیلانی مدظلہ العالی کے ہمراہ ۱۶ر جنوری بروز منگل رات ۲ بجے کی فلائٹ سے ہالینڈ روانہ ہوئے۔ کرونا کے بعد یہ حضرت کا پہلا دورۂ ہالینڈ تھا۔ یاد رہے کہ آپ ہر سال ہالینڈ تشریف لے جاتے ہیں اور راٹرڈیم میں قائم "مرکز اشرفیہ جیلانیہ" نیدرلینڈ میں قیام فرماتے ہیں۔ یہ مرکز آپ کے والدِ گرامی حضرت اشرف المشائخ ابومحمد شاہ سید احمد اشرف الاشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۹۱ء میں قائم فرمایا تھا۔ یہاں حفظِ قرآن اور ناظرہ کی تعلیم جاری ہے۔ اس کے علاوہ ہر جمعرات کو ذکر حلقہ اور بزرگانِ سلسلہ اشرفیہ کے اعراس، گیارہویں شریف، میلاد النبی ﷺ اور رمضان المبارک میں تراویح کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔ کرونا کی وجہ سے مرکز کی سرگرمیاں متاثر ہوئیں لیکن الحمدللہ! اس کے بعد دوبارہ یہ سلسلہ شروع ہوگیا۔

حضرت فخر المشائخ ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی قطر ائیر لائن سے روانہ ہوئے، کراچی سے دوہا اور دوہا میں دو گھنٹے قیام کے بعد ہالینڈ روانہ ہوئے۔ دوہا سے ۷ گھنٹے میں ہالینڈ پہنچے۔ ہالینڈ ائیر پورٹ پر مریدین ومعتقدین نے دونوں حضرات کا والہانہ استقبال کیا جن میں حضرت اشرف المشائخ کے مرید وخلیفہ مولانا عبد الرشید قادری اشرفی مدظلہ العالی حضرت فخر المشائخ کے مرید وخلیفہ مولانا محمد طاہر قادری اشرفی

https://www.ashrafia.net

مدظلہ العالی، حافظ محمد ہارون اشرفی، مولانا عمران قادری، مولانا محمد رفیق اشرفی، محمد خلیل اشرفی، معین الدین اشرفی، محمد علی اشرفی اور ان کے علاوہ کثیر تعداد میں مریدین ومعتقدین نے آپ کا استقبال کیا۔ ایمسر ڈیم (ائیر پورٹ) سے آپ راؤٹر ڈیم (ائیر پورٹ) کے لیے روانہ ہوئے اور نمازِ مغرب کے بعد "مرکزِ اشرفیہ جیلانیہ" راؤٹر ڈیم پہنچے۔ یہاں بھی مریدین ومعتقدین کی ایک کثیر تعداد موجود تھی جنہوں نے آپ کا استقبال کیا۔

حضرت مولانا ثاقب شامی مدظلہ العالی سے ملاقات:

حضرت مولانا ثاقب شامی مدظلہ العالی اپنے ایک پروگرام کے سلسلے میں ہالینڈ تشریف لائے ہوئے تھے۔ جب ان کو حضرت فخر المشائخ ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی کی آمد کا علم ہوا تو انہوں نے ملاقات کی خواہش ظاہر کی اور مرکزِ اشرفیہ جیلانیہ تشریف لائے۔ تینوں حضرات کی بہت اچھی ملاقات رہی، تبلیغ کے حوالے سے مختلف موضوعات پر گفتگو ہوئی۔ انہوں نے رات کا کھانا حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی کے ساتھ ہی مرکزِ اشرفیہ میں ہی تناول کیا۔ ڈیڑھ گھنٹے وہ مرکز میں رہے حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی نے مولانا ثاقب شامی کو اپنی کتابوں کا سیٹ پیش کیا۔ انہوں نے بھی اپنی ایک کتاب حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی کی خدمت میں پیش کی۔ پھر وہ تشریف لے گئے۔

دوسرے دن سے حضرت فخر المشائخ ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی نے مریضوں کے لیے ۱۰ بجے سے ۲ بجے تک وقت مقرر کیا۔ جب کہ رات بعد نمازِ مغرب ایک گھنٹہ مریدین کی تربیتی نشست کے لیے مقرر کیا۔ دونوں ٹائم مقرر کرنے کی وجہ سے عوام الناس کو بڑا فائدہ ہوا اور مریدین ومریض اپنے اپنے اوقات میں مرکز میں حاضر ہوئے اور حضرت کے فیوض وبرکات سے مستفیض ہوئے۔

حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی کی والدہ محترمہ کی سالانہ فاتحہ:

۱۷ر جنوری کا دن آپ نے مرکز میں گزارا اور لوگوں سے ملاقات کی۔ اسی روز رجب کی ۵ تاریخ تھی جو آپ کی والدۂ محترمہ کی سالانہ فاتحہ کا دن تھا۔ اس دن حضرت نے والدۂ محترمہ کی سیرت پر خطاب بھی کیا اور مرکز کی جانب سے تمام لوگوں کو لنگر شریف کھلایا گیا۔

۱۸ر جنوری بروز جمعرات حسبِ معمول ۱۰ بجے سے ۲ بجے تک روحانی امراض کے سلسلے میں آنے والوں کو دیکھا۔ ۲ بجے محمد خلیل اشرفی کے ہمراہ ایمسر ڈیم تشریف لے گئے اور جناب سہراب صاحب کی قیامگاہ پر ظہرانے میں شرکت کی۔ وہاں بھی کثیر تعداد میں لوگوں نے آپ سے ملاقات کی۔ جب کہ رات بعد نمازِ مغرب مرکزِ اشرفیہ جیلانیہ راؤٹر ڈیم میں ذکر حلقہ ہوا۔ حضرت فخر المشائخ ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی نے خود ذکر کروایا اور اس کے بعد دعا ہوئی۔

نمازِ جمعہ کی امامت وخطابت:

۱۹ر جنوری بروز جمعہ راؤٹر ڈیم کی جامع مسجد غوثیہ میں نمازِ جمعہ کی امامت فرمائی اور اس سے قبل خطاب فرمایا۔ کثیر تعداد

https://www.ashrafia.net

میں مریدین اور عوامِ اہلسنت نے آپ کے خطاب کو سنا اور آپ کی اقتداء میں نمازِ جمعہ ادا کی۔

زینت المشائخ مدظلہ العالی نے راؤٹرڈیم کی جامع مسجد قرطبہ میں نمازِ جمعہ کی امامت وخطابت فرمائی۔ آپ کی اقتداء میں عوامِ اہلسنت نے نمازِ جمعہ ادا کی۔

عرس اعلیٰ حضرت اشرفی میاں قدس سرہ:

۱۹ رجنوری بروز جمعہ بعد نمازِ عشاء ڈین ہاخ میں جناب حاجی محمد ابراہیم اشرفی اور جناب مولانا محمد فرحاد اشرفی کی جانب سے عرس مبارک کا اہتمام کیا گیا۔ اس عرس کو تین ہستیوں کی طرف منسوب کیا گیا۔ ایک اعلیٰ حضرت سید شاہ علی حسین اشرفی الجیلانی دوسرے محدثِ اعظم ہند حضرت علامہ سید محمد اشرفی الجیلانی کچھوچھوی اور تیسرے سرکارِ کلاں حضرت علامہ سید محمد مختار اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہم حضرت فخر المشائخ ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی نے اس محفل میں خصوصی خطاب فرمایا اور تینوں شخصیات کے حالات وواقعات اور دین اسلام کے سلسلے میں تبلیغی خدمات کا ذکر کیا۔ اس محفل میں مریدین ومعتقدین کے علاوہ عوامِ اہلسنت کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

جلسہ بسلسلہ اتحادِ بین المسلمین:

۲۰ رجنوری بروز ہفتہ صبح حسبِ معمول ۱۰ بجے سے ۱ بجے تک مریضوں کو دیکھا اور انہیں تعویزات عطا فرمائے اور وظائف پڑھنے کے لیے دیئے۔ بعد نمازِ ظہر ایمسر ڈیم روانہ ہوئے اور وہاں محفلِ طیبہ میں اتحاد بین المسلمین پر ایک گھنٹے خطاب فرمایا آپ کے خطاب کو بے حد پسند کیا گیا۔

عرس حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ:

اسی روز بعد نمازِ عشاء راؤٹرڈیم میں سلطانِ الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک میں شرکت کی۔ آپ نے اپنے خطاب میں خواجہ صاحب کے حالات وواقعات کے علاوہ ان کی تبلیغی خدمات کو بیان فرمایا۔ زینت المشائخ صاحبزادہ حکیم سید اشرف جیلانی مدظلہ العالی نے بھی اس محفل سے خطاب کیا۔ آپ نے خواجہ صاحب کے ملفوظات کی روشنی میں اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کے لیے اہتمام کرنے پر زور دیا اور فرمایا کہ ”جب تک ہم ان بزرگانِ دین اولیائے کاملین کے نقشِ قدم پر چلتے رہیں گے ان شاء اللہ کامیاب رہیں گے“۔ محفل کے اختتام پر لنگر شریف کا بھی اہتمام ہوا۔

۲۱ رجنوری بروز اتوار بعد نمازِ ظہر عارف اشرفی صاحب کے ہاں تشریف لے گئے اور ظہرانے میں شرکت کی۔

رات ۹ بجے مریدین کی روحانی تربیتی نشست سے خطاب فرمایا، جس میں مریدین کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

۲۲ رجنوری بروز اتوار بعد نمازِ ظہر اترخ جناب اروف اشرفی صاحب کے ہاں ظہرانے میں شرکت کی۔ یہاں علماء ومشائخ سے ملاقات ہوئی۔ رات ۹ بجے حسبِ معمول مریدین کی روحانی تربیتی نشست سے خطاب فرمایا۔

https://www.ashrafia.net

۲۳؍جنوری بروز منگل جناب عارف اشرفی صاحب کے ہاں ظہرانے میں شرکت کی۔ جب کہ مولانا عبد الرشید قادری اشرفی کی قیامگاہ پر عصرانے میں شرکت کی۔ رات ۹ بجے مریدین و معتقدین سے ملاقات کی۔ بعد ازاں جناب محمد شریف دولارے کی قیامگاہ پر عشائیہ میں شرکت کی۔

۲۴؍جنوری بروز بدھ حاجی محمد فیصل اشرفی کے ہاں ظہرانے میں شرکت کی۔ یہاں مریدین و معتقدین کی کثیر تعداد نے آپ سے ملاقات کی۔ آپ نے مریدین کو نماز اور وظائف کی پابندی کا حکم دیا۔ مولانا محمد طاہر اشرفی صاحب کے ہاں عصرانے میں شرکت کی بعد ازاں راؤٹر ڈیم تشریف لے آئے اور یہاں رات ۹ بجے روحانی تربیتی نشست سے خطاب کیا۔

۲۵؍جنوری بروز جمعرات حسبِ معمول صبح ۱۰ بجے سے ۲ بجے تک دور دراز سے آئے ہوئے مریضوں سے ملاقات کی اور انہیں تعویزات عطا فرمائے۔ یہ پورا دن آپ نے مرکز میں گزارا۔ بعد نمازِ ظہر مرکز کے ٹرسٹیز کی میٹنگ کی اور مرکز میں ہونے والی تمام تقریبات اور تبلیغی پروگرام کا جائزہ لیا اور آئندہ کا لائحہ عمل طے کیا۔ آپ نے مرکز کے بہت سے معمولات میں تبدیلی کی اور مریدین کو ہدایات دیں۔

۲۶؍جنوری بروز جمعہ زینت المشائخ صاحبزادہ حکیم سید اشرف جیلانی بیلجئم تشریف لے گئے۔ آپ نے وہاں نمازِ جمعہ ادا کی اور لوگوں سے ملاقات کی۔

۲۷؍جنوری بروز ہفتہ سارا دن مرکز میں گزارا، کیونکہ دوسرے روز کراچی کے لیے روانگی تھی۔ کثیر تعداد میں مریض اور مرید مرکز آئے اور انہوں نے حضرت فخر المشائخ ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی سے ملاقات کی۔

گیارہویں شریف:

اسی روز بعد نمازِ مغرب جامع مسجد غوثیہ راؤٹر ڈیم میں ماہانہ گیارہویں شریف کا اہتمام ہوا، جس میں حضرت فخر المشائخ ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی نے خصوصی خطاب فرمایا۔ محفل مغرب سے عشاء تک جاری رہی، عشاء کے بعد لنگر شریف کا اہتمام ہوا۔

۲۸؍جنوری بروز اتوار ۱۰ بجے صبح راؤٹر ڈیم سے روانہ ہوئے ۱۱ بجے ایمسر ڈیم ائیر پورٹ پہنچے، مریدین و معتقدین کی کثیر تعداد نے ائیر پورٹ سے آپ کو رخصت کیا۔ آپ دونوں حضرات سب سے رخصت ہو کر لاؤنج میں تشریف لائے۔ ایک گھنٹے بعد فلائٹ روانہ ہوئی۔ دوہا ہوتے ہوئے ۲۹؍ جنوری بروز پیر صبح ۷ بجے کراچی پہنچے، ائیر پورٹ پر آپ کے صاحبزادگان اور مریدین نے آپ کا استقبال کیا۔ اس طرح آپ کا یہ دورۂ ہالینڈ مکمل ہوا۔